قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ابوسعید

Online Edition

منگل 15/ نومبر 2022ء | 19/ ربیع الثانی 1444 ہجری قمری | 15/ نبوت 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:249

فرمانِ رسولؐ

ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا کام بتائیے جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ بھی مجھے چاہنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے۔ اس کی خواہش چھوڑ دو تو لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الزھد فی الدنیا حدیث 4102)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

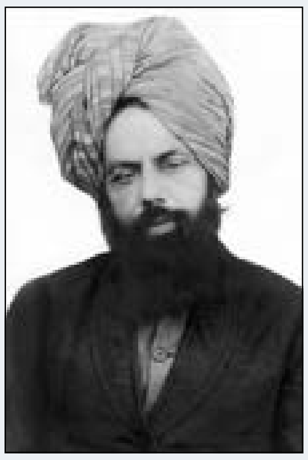

- دنیا کے کام نہ تو کبھی کسی نے پورے کئے اور نہ کرے گا۔ دنیا دار لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور کیوں جائیں گے۔ کون سمجھاوے جب کہ خدا تعالیٰ نے سمجھایا ہو، دنیا کے کام کرنا گناہ نہیں مگر مومن وہ ہے جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دنیا کی کامیابیوں کے لئے دن رات سوچتا یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے لیٹے بھی فکر کرتا ہے اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اٹھاتا ہے ایسا ہی دین کی غمخواری میں بھی مشغول رہے۔ دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے موت کا ذرہ اعتبار نہیں۔

(مکتوبات احمد یہ جلد پنجم نمبر چہارم مکتوب نمبر 9 صفحہ 72-73 قدیم ایڈیشن)

- ہم یہ نہیں کہتے کہ بالکل دنیا کے کاروبار چھوڑ دیوے بلکہ ہمارا منشا یہ ہے کہ حد اعتدال تک کوشش کرے اور دنیا کو اس نیت سے کماوے کہ دین کی خادم ہو مگر یہ ہرگز روا نہیں ہے کہ اس میں ایسا انہماک ہو جاوے کہ دین کا پہلو بھول ہی جاوے نہ روزہ کی خبر ہے نہ نماز کی جیسے آج کل لوگوں کی حالت دیکھی جاتی ہے...ہم کسی کو تجارت سے منع نہیں کرتے کہ وہ بالکل ترک کر دیوے مگر یہ کہتے ہیں کہ وہ ذرا سوچیں اور دیکھیں کہ ان کے باپ دادا کہاں ہیں؟

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 397 ایڈیشن 1984ء)

- ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پُرآشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف ضلالت، غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔ دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے۔ حقوق اور وصایا کی پروا نہیں ہے۔ دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے۔ ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصہ کو ترک کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 395 ایڈیشن 1984ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَہۡوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۳۳﴾

(الانعام:33)

ترجمہ: اور دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور یقیناً آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ پس کیا تم عقل نہیں کرتے؟

فرمانِ خلیفہ وقت

ہم جو احمدی کہلاتے ہیں حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں بلکہ دنیا جو آج کل ان لذات میں گرفتار ہے اور قدم قدم پر شیطان نے اپنے ایسے اڈے بنائے ہوئے ہیں جو ہر شخص کو جو اس دنیا میں رہتا ہے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اس سے پوری کوشش کر کے ہمیں بچنا چاہئے۔ ہمارا مقصد دنیاوی دولت کے حصول کے لئے اور دنیاوی لذات سے فائدہ اٹھانا کبھی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان چیزوں کا انجام اچھا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دنیاوی چیزوں کی مثال دیتے ہوئے فرماتا ہے یہ پھلنے پھولنے والی فصل کی طرح ہیں مگر آخر کو سوکھ کر چورا ہو جاتی ہیں اور تیز ہوائیں اس کو اڑا کر لے جاتی ہیں۔ اسی طرح دنیاداروں کا انجام ہوتا ہے۔ نہ ان کے اموال کی کثرت، ان کے مال و دولت ان کے کام آتے ہیں۔ نہ ان کی اولادیں ان کے کام آتی ہیں۔ بعض تو اس دنیا میں ہی اپنے مال و اولاد سے محروم ہو جاتے ہیں اور اگر کسی کا ظاہری انجام دنیاوی لحاظ سے بہتر لگتا بھی ہے تو آخرت میں جو اُن کا حساب کتاب ہونا ہے وہ صرف دنیاوی لہو و لعب میں پڑنے کی وجہ سے اور خدا تعالیٰ اور دین کا خانہ خالی چھوڑنے اور خالی ہونے کی وجہ سے اور اس کی طرف زیادہ توجہ نہ دینے کی وجہ سے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ ہاں بعض کی بعض نیکیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ کر ان سے مغفرت کا سلوک فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ اس کے تحت بعض لوگ اپنی بعض نیکیوں کی وجہ سے اس کی رضا، رضائے الٰہی حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے، اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تم یہ یاد رکھو کہ اس زندگی کو سب کچھ نہ سمجھو۔ اصل زندگی مرنے کے بعد کی زندگی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، انجام بخیر کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کے حکموں پر چلنا ضروری ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے، اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلے تو نہ صرف انجام بخیر ہوتا ہے بلکہ یہ دنیا بھی اسے حاصل ہو جاتی ہے۔

(خطبہ جمعہ 5 مئی 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- کسی بھی گزرے زمانے کی دھول مت بنا (منظوم)
- جامع المناھج والاسالیب
- مفتی گوجرہ سید محمد طفیل شاہ گیلانی صاحب سے ملاقات
- قرآنی انبیاء-ذوالقرنین
- This Week with Huzoor
- فرانس میں اسلام احمدیت کی تبلیغ

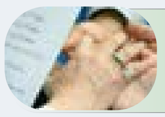

دربارِ خلافت

اگلے 20،25 سال جماعت احمدیہ کے (پھیلنے کے) لئے بڑے crucial ہیں

مؤرخہ 12/ جون 2022ء کو آسٹریلیا کے خدام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ورچوئل ملاقات

سوال: پیارے حضور! جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، تاریخ اسلام میں کچھ ایسے واقعات ہیں، جن کے بعد اسلام کافی تیزی سے دنیا میں پھیلا، جیسا کہ ہجرت نبوی ﷺ اور فتح مکہ، کیا آپ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کی ترقی کے لیے ایسے واقعات ظہور پذیر ہوں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’ہر مذہب میں کوئی نہ کوئی واقعہ ظہور پذیر ہوتا ہے جس کے بعد وہ مذہب پھیلتا ہے۔ عیسائیت بھی جو پھیلی تو وہ بھی اس وقت پھیلی جب رومن بادشاہ نے عیسائیت قبول کر لی۔ اگرچہ اس نے تعلیم بدل دی، بگڑ گئی، لیکن اسی طرح کے واقعات ہوتے ہیں، معجزات ہوں گے، حضرت مسیح موعودؑ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، وہ پورے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میں مثیل مسیح ہوں۔ مسیح کی جو جماعت تھی یا جو دین تھا اس کو پھیلنے میں تین سو سال سے اوپر کا عرصہ لگا تھا تو تمہیں ابھی تین سو سال نہیں گزریں گے جب تم دنیا میں احمدیت کی اکثریت دیکھو گے۔ تو یقیناً ایسے واقعات پیدا ہوں گے جس کے بعد پھر ان شاءاللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی ہو گی اور جہاں جہاں ایسے واقعات ہوتے جاتے ہیں، وہاں بعض دفعہ ایک عارضی breakthrough چھوٹے سے علاقے میں ہوتا ہے، پھر رک جاتا ہے۔ لیکن ایک بڑے پیمانے پر breakthrough ہو گا وہ کسی نہ کسی طرح اس قسم کے واقعات ہوں گے۔ تبھی ہو گا۔ کب ہو گا؟ کس زمانے میں ہو گا؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کی جو پیشگوئی ہے اس کے مطابق 300 سال ابھی نہیں گزریں گے کہ اس سے پہلے ہو جائے گا اور 133 سال تو ہو چکے ہیں۔ یہی میں نے کہا نا کہ اگلے بیس، پچیس سال جماعت احمدیہ کے لیے بڑے crucial ہیں۔ پھر اس میں کس حد تک پھیلتا ہے۔ لیکن اس کے بعد جو عرصہ ہو گا وہ پھیلنے کا ہی عرصہ ہو گا۔ ان شاءاللہ۔‘‘

سوال: پیارے حضور! میں اپنے غیر احمدی مسلمان دوستوں کو کس طرح بتا سکتا ہوں کہ میں احمدی مسلمان ہوں؟ اور ایسے لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش آیا جائے جو جماعت کے لئے منفی جذبات رکھتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ آپ احمدی کیوں ہیں؟ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم احمدی آنحضور ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق یہ یقین رکھتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایک مجدد اسلام کی حقیقی تعلیم کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے آئے گا۔ اب سب مسلمان اس پر یقین رکھتے ہیں کہ ایک مجدد آئے گا اور وہ مہدی اور مسیح کہلائے گا اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ شخص حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں آ چکا ہے اور اس پر ہم یقین رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم احمدی ہیں۔ کیونکہ آپؑ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔ جب آپ کے دوست اور طلباء دیکھیں گے کہ آپ میں ایک نمایاں تبدیلی آئی ہے اور آپ دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہیں اور آپ پنج وقتہ نماز ادا کرتے ہیں اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اس کا مطلب سمجھتے ہیں، آپ اچھے اخلاق کے مالک ہیں اور آپ کسی برائی میں ملوث نہیں ہیں، تب وہ جان جائیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہم سے مختلف ہیں اور تب وہ آپ کی بات سننے کی کوشش کریں گے۔ اگر وہ مسلمان ہیں تو آپ انہیں بتا سکتے ہیں کہ یہ تبدیلی آپ کے اندر صرف حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کی وجہ سے آئی ہے۔ ہم یہ بات بھی دیکھتے ہیں اور میں اپنی تقاریر میں بھی یہ بتاتا ہوں کہ نو مبائعین کی ایک بڑی تعداد نے اپنا رویہ، اپنا برتاؤ اور طرز زندگی کو مکمل طور پر تبدیل کیا ہے اور جب ان کے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں نے یہ دیکھا، تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ یہ تبدیلی تم میں کس طرح آئی؟ تب وہ بتاتے تھے، کہ وجہ یہ ہے، کہ میں نے اسلام کی حقیقی تعلیم پہچان لی ہے اور میں اس پر عمل کر رہا ہوں۔ اسی وجہ سے میری طرزِ زندگی مکمل طور پر تبدیل ہو گئی ہے اور میں اب عملی طور پر مسلمان ہوں۔ پس اگر آپ اپنے غیر احمدی دوستوں کے سامنے اپنا نمونہ پیش کریں گے تو وہ جان جائیں گے کہ یہ ایک احمدی مسلمان ہے جس کا اس چھوٹی عمر میں اللہ کے ساتھ ایک قریبی تعلق ہے اور یہ روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور اپنے قول پر عمل کرتا ہے، تب وہ آپ کی بات سنیں گے اور اس طرح آپ ان کے ذہن میں سے اپنے بارے میں منفی رائے کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ پس آپ کو اپنے اندر تبدیلی لانی ہو گی۔ پہلے اپنے آپ کو پہچانیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل آن لائن 15/ ستمبر 2022ء)

کسی بھی گزرے زمانے کی دھول مت بننا

کسی بھی گزرے زمانے کی دھول مت بننا
حقیقتوں کے فسانے کی دھول مت بننا

ہمیشہ اپنا بنانا الگ تھلگ رستہ
فسردہ لمحے پرانے کی دھول مت بننا

اگر بچھڑنا تو اک بار ہی بچھڑ جانا
یوں آئیں بائیں بہانے کی دھول مت بننا

سنبھال لینا محبت کی پگڑیاں ساری
تم اپنے پیارے گھرانے کی دھول مت بننا

خدا کا گھر ہے یہ سینے میں دل دھڑکتا ہوا
چمکتے آئنہ خانے کی دھول مت بننا

یہاں مکین و مکاں سب ہی شور کرتے ہیں
انہیں وفا سے لبھانے کی دھول مت بننا

یہ خاک خاکی بدن کی دیا امانت ہے
بچھڑ کے روح سے آنے کی دھول مت بننا

نوٹ: موصوفہ نے یہ نظم ایڈیٹر کے اداریہ ’’خدا نہ بننا، رسول نہ بننا‘‘ سے متاثر ہو کر کہی ہے۔ یہ اداریہ مؤرخہ 22/ اکتوبر 2022ء کو الفضل آن لائن میں شائع ہوا اور اس لنک پر دیکھا جا سکتا ہے: /https://www.alfazlonline.org/22/10/2022/70964

دیا جیم۔ فجی

دعا کا تحفہ

روزمرّہ کی متفرق دعائیں

- ہر اہم کام حصولِ برکت کے لئے بسم اللہ سے شروع کیا جائے۔ اگر کھانے سے پہلے بسم اللہ بھول جائے تو آخر میں بِسمِ اللّٰہِ فِی اَوَّلِہٖ وَ آخِرِہٖ پڑھ لے کہ اللہ کے نام کے ساتھ اس (کام) کے شروع میں بھی اور اس کے آخر میں بھی۔

(ترمذی کتاب الاطعمہ)

- کھانے پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہنا چاہیئے۔

(مسلم کتاب الذکر)

- کوئی نیکی کرے تو جَزَاکَ اللّٰہُ خَیرًا کی دُعا دے یعنی اللہ تجھے بہترین جزا دے۔

(ترمذی کتاب البرّ)

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 83)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

خواجہ عبدالعظیم احمد۔ مبلغ سلسلہ نائیجیریا

جامع المناھج والاسالیب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی شہرہ آفاق تصنیف تفسیر کبیر کا ایک اختصاصی مطالعہ

قسط 10۔ آخری

19۔ جامع منہج یا جامع رجحان

ماضی میں مختلف تفاسیر کو ’’جامع‘‘ اور ’’رجحان ساز‘‘ تفاسیر کہا گیا ہے مثلاً مولانا اشرف علی تھانوی کی ’’بیان القرآن‘‘ کو جامع رجحان کی مالک تفسیر کہا گیا۔ ایسا ہی ’’تفسیر مظہری‘‘ اور ’’تفسیر ماجدی‘‘ کو بھی ’’جامع‘‘ کہا گیا ہے۔ سید سلیمان ندوی نے ’’ترجمان القرآن‘‘ کو جامع کہا۔

(ابو الکلام آزاد مرتبہ عبداللہ بٹ، لاہور 1943ء)

سر سید احمد خان کی ’’تفسیر القرآن‘‘ ابوالاعلیٰ مودودی کی ’’تفہیم القرآن‘‘ مفتی محمد شفیع کی ’’معارف القرآن‘‘ اور امین احسن اصلاحی کی ’’تدبر القرآن‘‘ کو رجحان ساز تفسیر قرار دیا گیا۔ (جدید تفسیری ادب: محرکات و رجحانات، (منتخب تفاسیر کا اختصاصی مطالعہ) از محمد فاروق حیدر۔ جہات الاسلام۔ جلد 9 (جولائی-دسمبر 2015ء) شمارہ: 1 صفحہ 8) اور اس تفسیر کو ’’عہد ساز تفسیر‘‘ قرار دیا ہے۔

مگر ذیل میں ہم تفسیر کبیر کے جامع ہونے پر دلائل وہ نکات بیان کریں گے جن سے بخوبی ثابت ہو جائے گا کہ رجحان ساز تفسیر یا جامع رجحان کی حامل تفسیر وہی ہوسکتی ہے جو الہام الٰہی کے پانی سے سیراب ہو۔

1. تفسیر کبیر میں صاحب تفسیر حضرت مصلح موعودؓ ہر سورت کا ما قبل اور مابعد کے ساتھ تعلق و ربط بیان فرماتے ہیں۔ یہ خصوصیت باقی تفاسیر میں خال خال نظر آتی ہے۔

2. تفسیر کبیر میں ہر سورت کے مکی یا مدنی ہونے کے بارہ میں نا صرف گزشتہ مفسرین کے اقوال درج کئے گئے ہیں بلکہ اس ذیل میں مستشرقین کے خیالات کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اس بیان میں اگر آپ کو پختہ تاریخی واقعات اور عقلی دلائل کی روشنی میں اختلاف بھی کیا تو اس اختلاف کی عقلی و نقلی بنیاد بہت مضبوط ہے۔

3. تفسیر کبیر کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ اس میں آپ نے اپنا ترجمہ قرآن استعمال فرمایا ہے۔ اس کے برعکس مولانا مودودی نے تفہیم قرآن میں مفہوماً ترجمہ اختیار کیا۔ مفتی محمد شفیع نے ’’معارف القرآن‘‘ میں مولانا محمود الحسن کا ترجمہ اختیار کیا ہے۔

4. ہر سورت کے شروع میں سورت کا جامع تعارف اور خلاصہ دیا گیا ہے۔ سورت کے نام کی وجہ اور زمانہ نزول پر بحث بھی ملتے ہے۔

5. تفسیر کبیر کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ اس میں ہر آیت کی تفسیر قبل چند ذوالمعارف و الوجوہ مفردات کی تفصیلی لغوی بحث دی گئی ہے۔ حل لغات میں مستعمل کل مفردات کی تعداد قریباً 3360 ہے۔ اس بحث لغوی میں اقرب الموارد، مفردات امام راغب، فقہ اللغۃ و سرّ العربیہ، المنجد، اساس البلاغہ، تاج العروس، مصباح، لسان العرب، احکام الاساس، نہایۃ بن اثیر، الصحاح، مغنی اللبیب، القاموس المحیط اور Lane وغیرہ ہیں۔

6. تفسیر کبیر کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ اس میں مفردات قرآنی کو سمجھنے کے لئے عربی ادب کی قدیم و جدید لغات و دیگر کتب سے شعری و نثری شواہد بھی پیش کئے گئے ہیں۔ ان کتب میں الشعر والشعراء از ابن قتیبۃ، الصاحبی از احمد بن فارس، کلیات ابن البقاء، شرح مختصر المعانی، دیوان حماسہ، درۃ الغوّاص، الاغانی لاصفھانی، المخصص لابن الفارس، مفتاح العلوم از علامہ سکاکی، زاھر لابن الانباری وغیرہ شامل ہیں۔

7. اسلام اور بالخصوص قرآن کریم کو اس وقت کی عرب ثقافت اور تمدن کے ساتھ سمجھنے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ کیونکہ ایسا کلام جو عرب کی زبان میں اترا اس کی بہتر سمجھ ان لوگوں کے حالات، واقعات اور تاریخ کے ساتھ ہی آسکتی ہے۔

8. تفسیر کبیر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ قرآنی مقامات کو سمجھنے کے لئے کچھ التفات اہل کتاب اور دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ، ان کتب کی قوامیس، ڈکشنریز، اور تفاسیر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ ان کتب میں سے کچھ عہد نامہ قدیم و جدید، شبات طالمود، ایروبین طالمود، مدراش رباہ، رگ وید، اتھر وید، دورم سندھو، ستھیارتھ پرکاش، ژند اوستا اپوکریفا، پیکس کی تفسیر بائبل، کنسائز تفسیر بائبل، قاموس کتاب، ہارپر بائیبلز ڈکشنری از ملّر وغیرہ شامل ہیں۔

9. تواریخ اقوام عالم کو سمجھنے کے لئے انسائیکلو پیڈیاز کی مدد سے اور تاریخی دستاویزات کو مدنظر رکھ کر مقامات قرآنیہ کی تفسیر میں مدد حاصل کی گئی ہے۔ جن میں سے چیدہ چیدہ انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجنز اینڈ ایتھکس، انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، انسائیکلو پیڈیا ببلیکا، جیوش انسائیکلو پیڈیا، انسائیکلو پیڈیا بریٹینیکا، نیلسنز انسائیکلو پیڈیا وغیرہ شامل ہیں۔

10. تفسیر کبیر کی ایک بے نظیر خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں مستشرقین کی جانب سے قرآن کریم پر اٹھنے والے اعتراضات کا کافی و شافی جواب دیا گیا ہے۔ ان مستشرقین و مغربی علماء میں پادری وھیری، راڈول، سیل اور میور وغیرہ شامل ہیں۔ یہ خصوصیت بھی عام مروجہ تفاسیر میں نہ ہونے کے برابر ہے۔

11. تفسیر کبیر میں (بقول صاحب تفسیر حضرت مصلح موعودؓ) یورپین لوگوں کے زہریلے اثرات کا دفاع بھی موجود ہے۔

12. تفسیر کبیر میں جن امور میں بے پناہ زور دیا گیا ہے ان میں ہستی باری تعالیٰ کا اثبات، خالص توحید الٰہی، صفات الٰہیہ اور ان کا صحیح درک پیش بھی کیا گیا اور سمجھایا بھی گیا ہے۔

13. تفسیر کبیر میں سیدنا و مولانا حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سیرت و کردار، آپ کی بابرکت زندگی اور آپؐ کی زندگی کو قرآن کریم سمجھنے کے لئے ایک معیار کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

14. تفسیر کبیر میں ناموس رسالت کی حفاظت آپؐ کی اور دوسرے پیشوایان مذاہب کی ناموس کی حفاظت سے متعلق دنیا کے سامنے چند حل رکھے گئے جن سے مذہبی رواداری پروان چڑھ سکتی ہے۔

15. تفسیر کبیر میں آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی سیرت کا بھی بیان ہے اور آپ کے متعلق لوگوں میں پائی جانے والی غلط فہمیوں اور بدعقید گی کا بھی ردّ ہے۔

16. تفسیر کبیر میں پیشگوئی اور اس کے متعلقات پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

17. تفسیر کبیر میں آنحضرت ﷺ و قرآن کریم کی پیشگوئیوں کو نہایت پر اثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

18. تفسیر کبیر میں مقام نبوت کی حقیقت اور اس کی برکات و فیوض کو خاطر خواہ انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

19. تفسیر کبیر میں اسلام کی حقیقت، فضائل، تعلیم، نظام اور مذہب اسلام کی تعلیم کا دیگر مذاہب سے موازنہ جگہ جگہ ملتا ہے جس سے قرآن کریم ایک فرقانی قوت کے ساتھ چمکتا ہوا روشن اور تابندہ کتاب کی صورت میں نظر آتا ہے۔

20. تفسیر کبیر میں یہودیت، عیسائیت، ہندومت، آریہ سماج، جین مت، بدھ ازم، سکھ ازم، زرتشت ازم اور کنفیوشس ازم وغیرہ کے عقائد کا بیان اور اس میں غلطیوں کی نشاندہی اور ان کا اسلام کی تعلیم کے ساتھ موازنہ پیش کیا گیا ہے۔ ان مذاہب کے علماء کی جانب سے اسلام اور قرآن کریم پر اٹھنے والے اعتراضات کے شافی جوابات دیئے گئے ہیں۔

21. تفسیر کبیر میں نئے مذاہب مثلاً بہائیت سے متعلق کافی و شافی مواد ملتا ہے اور اس کے عقائد باطلہ کا توڑ بھی میسر آتا ہے۔

22. اس تفسیر میں عالم روحانیت میں اونچی پرواز کے لئے ان تمام امور کا بیان ہے جو ایک سچی نیت والے مومن کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔

23. اس تفسیر میں اخلاق فاضلہ اور ان کے حصول کی اہمیت کا ذکر ہے۔ کیونکہ اخلاق فاضلہ روحانیت میں ترقی کے لئے ایک بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔

24. تفسیر کبیر میں عیسائیت کے ان باطل عقائد (الوہیت مسیحؑ، تثلیث وغیرہ) کا پُر زور ردّ بھی ہے جو توحید الٰہی کے خلاف ہیں اور جن کے زہر کے اثر سے برصغیر پاک و ہند، افریقہ اور دوسرے خطوں کے باشندگان متاثر ہو رہے تھے اور اسلام سے برگشتہ ہو کر عیسائیت کی گود میں جا رہے تھے۔

25. تفسیر کبیر میں یہود و نصاریٰ کے اصل کتب سے عقائد کا بیان ہے اور ان کی تاریخ، فرقوں کی تفصیلات اور ان کی مذہبی رسومات کا ذکر بھی ملتا ہے۔

26. تفسیر کبیر میں نیکی و بدی کی اصل حقیقت، فلاسفی اور اس کی ترغیب بھی جگہ جگہ ملتی ہے۔

27. تفسیر کبیر میں تاریخی واقعات کا مستند ترین بیان ملتا ہے۔ اس میں کوئی بھی مسلکی کشمکش، فرقہ وارانہ تعصب یا مذہبی کھینچا تانی بھی نہیں ہے۔

28. تفسیر کبیر میں تواریخ اقوام عالم کے واقعات کو بیان کیا گیا

ہے اور اس سے نکلنے والے اسباق کی طرف بھی راہنمائی کی گئی ہے۔

29. تفسیر کبیر میں مذہبی آزادی، آزادی ضمیر اور شتر بے مہار آزادی کا فرق اور اس سے معاشرہ میں پڑنے والے اثرات کا ذکر کیا گیا ہے۔

30. تفسیر کبیر میں ایک ریاست اور اس میں کام کرنے والی حکومت کے فرائض و حقوق، ایک اچھے معاشرہ کے قیام اور اس کی خصوصیات اور اس میں موجود سوسائٹیز کے حقوق و فرائض کو بطور احسن بیان کیا گیا ہے۔

31. تفسیر کبیر میں ایک سوسائٹی میں مساکین، غرباء اور یتامیٰ کی خبر گیری کرنے ان کو معاشرہ کا فعال حصہ بنانے پر خصوصی تعلیم دی گئی ہے۔

32. تفسیر کبیر میں جہاد سے متعلق غلط نظریات کا ردّ، اس پر اٹھنے والے اعتراضات کا جواب، اسلام کا تلوار سے پھیلنے کے عقیدہ کی تغلیط اور جہاد کی فی زمانہ ضرورت پر دلائل دیئے گئے ہیں۔

33. تفسیر کبیر میں الہام کی ضرورت، اہمیت اور اس کے فیضان کے جاری و ساری ہونے پر دلائل دیئے گئے ہیں۔

34. تفسیر کبیر میں انسان اور اس کی اخلاقی، تمدنی، روحانی حالتوں اور ان کو بہتر بنانے کی ایک تحریک ملتی ہے۔

35. تفسیر کبیر میں ملائکہ اور ان کی اقسام، ان کے کام اور ان سے متعلق عقائد کی تصریح اور ان سے متعلق غلط فہیمیوں کو دور کیا گیا ہے۔

36. تفسیر کبیر میں حیات بعد الممات، جنت و دوزخ اور بہشتی نعماء کی حقیقت کا بیان ہے جو کہ کسی اور تفسیر میں نہیں پایا جاتا۔

37. تفسیر کبیر میں حرام و حلال چیزوں کا بیان ان کی حرمت و حلت کی فلاسفی اور ان کے مضر یا نافع ہونے کے بارہ میں اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ موجودہ علوم و سائنس کی جدید تحقیقات سے بیان ملتا ہے۔

38. تفسیر کبیر میں سائنس اور مذہب کے عنوان پر تمام مختلف فیہ نظریات کو بیان کیا گیا اور اس اصل کے ساتھ دونوں میں تطابق بیان کیا گیا کہ قرآن کریم اللہ کا قول ہے اور سائنس اس کا فعل۔

39. تفسیر کبیر میں اصلاح قوم کے لئے قرآنی روشنی میں بہت اعلیٰ تعلیم ملتی ہے، نیز قوم کی اصلاح کو بنیاد بنا کر کئی ایک قرآنی آیات کی روشنی میں ثابت کیا گیا کہ اگر مسلم امہ آج ان ہدایات پر عمل کرے تو خیر امت کے دعوے کے ساتھ ساتھ نمونہ بھی دکھلا سکتی ہے۔

40. تفسیر کبیر میں عائلی اور خاندانی معاملات کی درستگی پر خاطر خواہ مواد موجود ہے۔ ایک خاندان سوسائٹی کا مائیکرو یونٹ ہوتا ہے اگر یہ درست ہو جائے تو سوسائٹی کی درستگی ایک خودکار نظام کے تحت ممکن ہے۔

41. تفسیر کبیر میں تربیت اولاد کو ایک خاص اہمیت دی گئی ہے۔

42. تفسیر کبیر میں جماعت احمدیہ کے افراد کی اصلاح، احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت اور مسلم امہ کی فلاح و بہبود پر ایک جامع اور منظم لائحہ عمل بھی ملتا ہے۔

43. تفسیر کبیر میں تعلیم و تدریس کے ضوابط، اصول اور پر اثر طریقہ پر اصلاح معاشرہ کے لئے یہ تفسیر ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

44. تفسیر کبیر میں تحقیق اور اس کا طریقہ اور اس کے ضوابط پر بھی مفید معلومات ملتی ہیں۔

45. تفسیر کبیر میں تعلق باللہ، محبت رسول ﷺ اور اسلام کو صحیح انداز میں سمجھ کر عمل کرنے کی طرف ایک خاص تحریک ملتی ہے۔

46. تفسیر کبیر میں دعا، دعا کا فلسفہ، اہمیت و برکات، طریق و قبولیت وغیرہ اور نیچری عقائد فاسدہ کا ردّ بڑی شد و مد سے کیا گیا ہے۔

47. تفسیر کبیر میں علوم قرآنیہ کو جاننے سمجھنے اور اس سے صحیح مفہوم اخذ کرنے کے بارہ میں قیمتی معلومات ہیں۔

48. تفسیر کبیر میں علم لغت، فلالوجی اور علم دلالت کی مدد سے بھی قرآنی معارف کو بیان کیا گیا ہے۔

49. تفسیر کبیر میں علم حدیث اور اس کے متعلقات پر عالمانہ تبصرے ہیں جن سے حدیث کا اصل منشاء سمجھ میں آ سکتا ہے۔ نیز اس کی مصطلحات اور احادیث کی مدد سے قرآن کریم کی تفسیر سمجھنے میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔

50. تفسیر کبیر میں علم فقہ و اصول فقہ پر بھی بہت اعلیٰ معلومات مل سکتی ہیں۔ اجتہاد اور اس جدید زمانہ میں بدلتی ہوئی زندگی کے ساتھ ساتھ بدلتے ہوئے علم فقہ اور اجتہاد کی ضرورت پر سیر حاصل بحث ہے۔

51. تفسیر کبیر میں مسلمان فرقوں (سنّی و شیعہ) اور ان کے نظریات پر بھی بحث ہے ان کی غلط روشوں اور عقائد کی تصحیح بھی ملتی ہے۔

52. تفسیر کبیر میں علم طب، ہومیوپیتھی اور حکمت کے حوالے سے بھی قرآنی علوم پر بحث کی گئی ہے۔

53. اقتصادیات اور اسلامی نظام اقتصادیات کا بیان اور آجکل کے اقتصادی نظاموں کے متعلق معلومات اور ان کی غلط approach اور اس کی تصحیح بھی اس تفسیر کی ایک خصوصیت ہے۔ ان نظاموں کے بالمقابل جماعت احمدیہ کا پیش کردہ نظام، نظام وصیت کو بہترین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

54. تفسیر کبیر میں زراعت کو فروغ دے کر انسان کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف خاص راہنمائی ملتی ہے۔

55. تفسیر کبیر میں غلط العام عقائد مثلاً جادو ٹونا، تعویذ گنڈے اور ان کی اصلیت کو بیان کیا گیا ہے اور اس کے مقابل پر اپنا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ پختہ کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

56. تفسیر کبیر میں اہل تصوف کے بدعقائد، دین میں بدعتوں اور لایعنی عملیات، وورد و وظائف وغیرہ کا ردّ کر کے صحابہ کے نقوش کو اپنانے کی طرف بہت توجہ دی گئی ہے۔

57. تفسیر کبیر میں وحدت الوجود اور وحدت الشہود جیسے عقائد کا بیان اور ان کی اصلاح بھی ہے اور مقصود قرآن کو بیان کیا گیا ہے۔

58. تفسیر کبیر میں جنوں سے متعلق پائے جانے والے قصے کہانیوں کا ردّ کر کے اصل مدعائے قرآن کو بیان کیا گیا ہے اور نہایت اعلیٰ پیرائے میں اس کی حقیقت پر سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔

59. تفسیر کبیر میں علوم شرعیہ کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

60. تفسیر کبیر میں شفاعت اور اس کے اصل معنیٰ، نیز اس سے متعلق پائے جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ بھی کیا گیا ہے۔

61. تفسیر کبیر میں نسخ فی القرآن کے مسئلہ کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے اور اس کے تحت ناسخ اور منسوخ آیات کا حل پیش کیا گیا ہے۔

62. تفسیر کبیر میں اہل تشیع کے عقائد کا بیان کر کے ان کے غلط عقائد کی اصلاح کی گئی ہے اور اہل بیت سے غلو سے پاک محبت کو ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے۔ نیز ازواج مطہرات کی سیرت و کردار کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

63. تفسیر کبیر میں خلافت راشدہ کے دور سے متعلق درست معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ خلفائے ثلاثہ پر اٹھائے جانے والے اعتراضات کو ردّ کیا گیا ہے۔

64. تفسیر کبیر میں انسانی نفسیات کو سمجھ کر اس کو دعوت اسلام دینے اور سمجھانے کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

65. نظام خلافت کی ضرورت، اہمیت اور اس کے ساتھ تمسّک کو فی زمانہ تمام مسائل کا حل قرار دی ہے۔

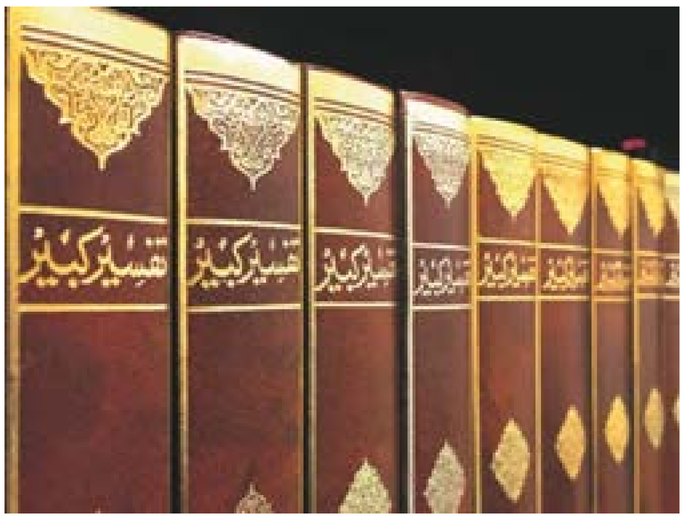

66. تفسیر کبیر میں مسلمانوں کے فرقوں کی باہم تکفیر بازی کو ناپسند کیا گیا ہے اور مل جل کر اپنے خیالات و نظریات کو پیش کرنے اور دلیل کے ساتھ بات کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

67. تفسیر کبیر میں قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کو ایک اہم موضوع کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کی مدد سے کئی آیات قرآنیہ کے اچھوتے معانی پیش کئے گئے۔

68. تفسیر کبیر میں تفہیم قرآن کریم کو دعا کے ساتھ مشروط رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے بہتر تفہیم کوئی بھی عطا نہیں کرسکتا۔ یہ اصل باقی تفاسیر میں نہیں پایا جاتا۔

69. تفسیر کبیر میں علم رویا و کشوف سے متعلق اسرار سے بھی پردہ اٹھایا گیا ہے۔

70. تفسیر کبیر میں محکمات و متشابہات سے متعلق سیر حاصل گفتگو ہے ان کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے۔

71. تفسیر کبیر میں معاملات اور لین دین کے سلسلہ میں اسلامی و قرآنی تعلیمات کو خوب نکھار کر بیان کیا گیا ہے۔

72. تفسیر کبیر میں عربی، فارسی، اردو اور انگریزی ادب سے بھی خاطر خواہ استفادہ کر کے تفسیر قرآن میں شواہد کو پیش کیا گیا ہے۔

73. تفسیر کبیر میں پرانے مفسرین کے غلط رجحانات کو بیان کر کے ان کی اصلاح دلائل کے ساتھ کی گئی ہے۔

74. تفسیر کبیر میں تابعین و تبع تابعین کی خدمت اسلام کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے اور ان کے بیان کردہ معانی کو ایک خاص عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔

75. تفسیر کبیر میں قرآن کریم کے مختلف قرأت کو بیان کر کے بھی مختلف متنوع معانی کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

76. تفسیر کبیر میں عصمت انبیاء کا موضوع خاص اہمیت کا حامل ہے۔ مفسرین کی روایات جن سے عصمت انبیاء پر زد پڑتی ہے ان کا رد کر کے انبیاء کے شایان شان اور درست واقعات و حالات کا بیان کیا گیا ہے۔

77. تفسیر کبیر میں پیشگوئی، اس کی شرائط، اس کی سچائی اور پورا ہونے اور اس کے تمام متعلقات پر خوب روشنی ڈالی گئی ہے۔

78. تفسیر کبیر میں انبیاء پر پچھلی کتب کے طعن کو بیان کیا گیا اور ان انبیاء کو اس ناواجب طعن سے بچا کر اللہ کے برگزیدہ بندے ثابت کیا گیا۔

79. آخری زمانوں کے متعلق پیشگوئیوں، دجال، مسیح و مہدی کی آمد اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے حوالہ سے احادیث نبویہ ﷺ اور انسانی عقل کے مطابق تفسیر کی گئی ہے۔

80. تفسیر کبیر میں اسلامی عبادات کی حکمت اور فلسفہ نہایت اچھوتے اور دل پذیر انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔

81. تفسیر کبیر میں عربی زبان کے خصائص کا کثرت سے تذکرہ کیا گیا ہے نیز اس کو ام الالسنہ ثابت کرنے کے لئے مضبوط دلائل بھی دیئے گئے ہیں۔

82. تفسیر کبیر میں عورت کے حقوق و فرائض، عورت کی ایک معاشرہ میں اہمیت کا جا بجا ذکر ملتا ہے۔

83. تفسیر کبیر میں غلاموں کے حقوق، غلامی کی مخالفت اور اس کے متعلق اسلام کی روشن تعلیم کو اس طور سے پیش کیا گیا کہ اس تعلیم پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔

84. تفسیر کبیر میں مذہب کی اصل غرض، افادیت اور اس کی ضرورت کو آشکار کیا گیا ہے تا کہ موجود زمانہ میں مذہب کی ضرورت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کو حل کیا جا سکے۔

85. تفسیر کبیر میں ان پیشوایان مذاہب کو جن کے مقام و مرتبہ کے بارہ میں باقی مفسرین خاموش ہیں کو نبی مانا گیا ہے۔ ان میں رام چندر جی، کنفیوشس، بدھ اور کرشنا وغیرہ شامل ہیں۔

86. تفسیر کبیر میں نکاح اور اس کی اہمیت، تعدد ازدواج کی تفصیلات اور اس پر اٹھنے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

87. تفسیر کبیر میں اہل تشیع کے عقائد اور ان کی تفصیلات۔ ان کی غلط روشوں کا تعین اور ان کے اعتراضات کا مکمل محاکمہ اور اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔ نیز مطاعن صحابہ و ازواج مطہرات، خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اور ان مطاعن کا ردّ کیا گیا ہے۔

88. تفسیر کبیر میں مسلمان فرقوں کے باہمی فروق، ان کے غلط عقائد کی تصحیح اور تفرقہ پسندی کے رجحان کا خاتمہ کرنے اور تمام مسلمانوں کو عَلٰی مِلَّةٍ وَّاحِدَةٍ اکٹھا کرنے کے لئے ایک خاص تحریکی اسلوب نظر آتا ہے۔

89. تفسیر کبیر میں اسلامی تاریخ کا صحیح بیان اور ان سے ملنے والے اسباق کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

90. تفسیر کبیر میں اسلامی نظام و طرز حکومت میں حدود، تعزیرات اور سزاؤں کو ہر حوالہ سے عین انسانی عقل سے موافق ہونے پر بھی بہت تفصیل سے وضاحت ملتی ہے۔

91. تفسیر کبیر میں قرآنی قسموں کی فلاسفی کا بھی خصوصیت سے ذکر ملتا ہے۔

92. تفسیر کبیر میں آنحضرت ﷺ کے ان معجزات و نشانات کو ثابت کیا گیا ہے اور ان پر اٹھنے والے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

93. تفسیر کبیر میں صاحب تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایک بے مثال کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے قرآن کریم کو قابل عمل کتاب کے طور پر پیش کیا، اور اس کتاب کو قیامت تک کے لئے ایک Relevant Book کے طور پر پیش فرمایا۔

94. تفسیر کبیر میں بیان کشوف (مثلاً حضرت حزقی ایل کا کشف، موسیٰؑ اور ان کے فتی سے متعلق کشف وغیرہ) کو علم تعبیر الرویا کی مدد سے سمجھنے کی کوشش کی اور اس طرح تفسیر کو بہت منفرد اور متنوع انداز میں پیش فرمایا۔

95. تفسیر کبیر میں انبیائے سابقین کی آنحضرت ﷺ کے بارہ میں پیشگوئیوں کو بسط و شرح کے ساتھ اور دلائل قطعیہ کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔

96. تفسیر کبیر میں امن عالم کے حوالہ سے مسلمانوں کے کردار، امن عالم کے حوالہ سے ہی اسلامی تعلیم کا دوسری سماوی تعلیمات کا موازنہ اور آپ کی مخلصانہ ترین کاوشوں کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔

97. تفسیر کبیر میں ایٹامک وار فیئر اور اس سے دنیا کی ممکنہ تباہی کا خوف اور اس کا علاج بھی ملتا ہے۔

98. تفسیر کبیر میں گزشتہ تہذیب اور تمدن کا ذکر ملتا ہے اور اس اصل کی طرف زور دیا گیا ہے کہ آئندہ دنیا کی تہذیب و تمدن کی بنیاد اسلام پر ہوگی۔

99. تفسیر کبیر میں جبر و قدر، جزاء و سزا اور نیکی و بدی کی تفصیلی بحث اسلام کی دی ہوئی روشنی کے مطابق ملتی ہے۔

100. تفسیر کبیر نے قرآن کریم کی وہ خدمت کی جس کی نظیر تواریخ اسلامی میں خال خال ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس تفسیر کے ایک ایک حرف کے بدلہ صاحب تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، المصلح الموعود رضی اللہ عنہ و ارضاہ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

محمد ادریس شاہد۔ فرانس

مفتی گوجرہ سید محمد طفیل شاہ گیلانی صاحب سے ملاقات

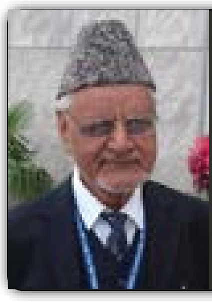

گوجرہ میں ڈیوٹی کے دوران سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک ہدایت میری نظر سے گزری کہ تم لوگ جہاں بھی جاؤ وہاں ہر طبقہ کے لوگوں سے تمہارا ذاتی تعلق ہونا چاہئے۔ سید محمد طفیل شاہ گیلانی صاحب گوجرہ میں معروف عالم دین تھے اور نہایت شریف الطبع انسان تھے۔ ایک دو ملاقاتوں سے ہی ان کے ساتھ بہت اچھا دوستانہ تعلق قائم ہو گیا۔ تعویذ بھی کرتے تھے۔ جب بھی ان سے ملنے جاتا ان کا ڈرائنگ روم اپنی مختلف اغراض سے آنے والوں سے بھرا ہوتا۔ میری آمد پر سب لوگوں کو ایک طرف کر کے میرے اندر آنے اور بیٹھنے کا بہت اچھا انتظام کرتے۔ بہت احترام سے پیش آتے۔ نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کے انچارج مکرم سید احمد علی شاہ صاحب دورہ پر گوجرہ تشریف لائے تو ان سے بھی ملاقات کروائی۔ یہ ملاقات بھی بہت خوشگوار رہی۔ فالحمد للہ

مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک بہت بڑے جلسے کا اہتمام کیا۔ اس جلسہ میں مفتی صاحب موصوف کی تقریر بھی تھی اور جہاں تک مجھے یاد ہے ان کی آخری تقریر تھی۔ ان سے قبل تین چار علماء نے بہت دھواں دار تقاریر کیں اور حسب عادت جماعت احمدیہ کے خلاف خوب گند اچھالا۔ جس کا خلاصہ یہی تھا کہ (نعوذ باللہ) حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کوئی نیا دین لے کر آئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے قرآن میں خوب ردو بدل کیا حتیٰ کہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو بھی بدل دیا۔

محترم شاہ صاحب مفتی گوجرہ کی آخری تقریر تھی۔ جلسہ لائبریری گراؤنڈ میں تھا اور ہم بھی جلسہ گاہ کے قریب ہی بیٹھے جلسہ سن رہے تھے۔ مفتی صاحب کو خطاب کی دعوت دی گئی۔ بہت کثرت سے نعروں کی گونج میں سٹیج پر تشریف لائے۔ اسلام اور قرآن کی عظمت پر چند فقرے بولے۔ وہ بھی معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے ہی اخذ کئے گئے تھے۔ ہر فقرے پر خوب داد ملی اور جلسہ گاہ نعروں سے گونجتا رہا۔ چند فقرات کے بعد مفتی صاحب یوں گویا ہوئے کہ ہمارے قرآن کو اس قدر عظمت حاصل ہے، اس قدر عظمت حاصل ہے کہ خود ہمارے خدا نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ نعرے۔ خود ہمارے خدا نے ہمارے قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔ نعرے اور اب کسی مائی کے لعل کی جرأت نہیں کہ کوئی ایک لفظ بھی بدل سکے۔ نعرے۔

دیکھو! مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے نبوت کا اعلان تو کر دیا لیکن یہ جرأت نہ ہوئی کہ قرآن کو بدل سکے۔ نعرے۔ آج جاؤ! کسی قادیانی کے گھر جا کر دیکھو تو تمام قادیانی بھی وہی قرآن پڑھنے پر مجبور ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ نعرے۔ قرآن تو بہت اونچی بات ہے مرزا صاحب کو تو ہمارا چھوٹا سا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو بدلنے کی جرأت نہ ہوئی۔ نعرے۔ جاؤ! کسی قادیانی سے مل کر پوچھو سب قادیانی یہی کلمہ طیبہ پڑھنے پر مجبور ہیں۔ نعرے۔

ایک روز مجھے خیال آیا کہ ہم بہت سے دوستوں کو ربوہ دکھانے لے گئے ہیں۔ شاہ صاحب کے ساتھ ایک تعلق تو ہے ان کو کبھی دعوت تک نہیں دی۔

حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے انتقال پر چند ماہ گزرے تھے۔ میں مفتی گوجرہ شاہ صاحب کے پاس گیا۔ انہوں نے بہت خوشی سے میرا استقبال کیا اور اپنے پاس بیٹھنے کو کہا۔ وہاں بیٹھتے ہوئے بہت افسوس کے لہجہ میں، میں نے ان سے شکوہ کیا کہ شاہ صاحب! ہماری اس دوستی کا کیا فائدہ؟ وہ اچانک اتنی بڑی بات سن کر بہت پریشان ہوئے اور نہایت دھیمے انداز میں پوچھا کیا ہوا ہے مربی صاحب! میں نے پھر اسی انداز میں جواب دیا کہ میرے اور آپ کے تعلق کا کیا فائدہ؟ وہ اور پریشان ہوئے اور بہت دھیمے انداز میں پھر پوچھا کہ کیا ہوا ہے مربی صاحب! خاکسار نے عرض کی۔ دیکھیں! شاہ صاحب ہمارے خلیفہ اس دنیا سے کوچ کر گئے اور آپ نے جا کر افسوس تک نہیں کیا۔ آپ کے لئے اگر کوئی مشکل تھی تو مجھے کہتے میں انتظام کر دیتا۔ یہ سن کر شاہ صاحب موصوف کچھ دیر کسی فکر میں ڈوب گئے اور پھر بولے۔ ہاں ہاں مجھ سے غلطی ہوئی ہے اب آپ پروگرام بنالیں جا کر افسوس کرآتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے امیر ضلع ٹوبہ مکرم چوہدری عبد القادر صاحب مرحوم کے ساتھ مل کر پروگرام بنایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے اجازت لی اور شاہ صاحب کو ربوہ لے گئے۔ وہاں باتیں کیا ہوئیں اور تقریباً ایک گھنٹہ کی ملاقات میں موصوف کا کیا حال تھا یہ تو موصوف خود یا ہم جو اس ملاقات میں حاضر تھے جانتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ موصوف کو امام زمانہ کی بیعت کی توفیق نہ ملی۔

مرزا خلیل احمد بیگ۔ جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا

قرآنی انبیاء

ذوالقرنین حصہ دوم

قسط 28

حصہ اول اس لنک پر ملاحظہ فرمائیں: https://www.alfazlonline.org/01/11/2022/71603

یہ حقیقت بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خورس کو جو ذوالقرنین تھا مسیح کہا گیا ہے اور مسیح موعود کو ذوالقرنین۔ ذوالقرنین کے حالات کے مشابہ حالات آخری زمانہ میں بھی ایک مثیل ذوالقرنین کے لئے مقدر ہیں اس لئے اس واقعہ کو قرآن کریم میں بطور پیشگوئی بیان کیا گیا ہے۔

ذوالقرنین کے متعلق قرآن کریم صرف ایک جگہ سورہ کہف کی اٹھارہ آیات میں ذکر ملتا ہے جو کہ اس سورہ کی آیت نمبر 84 تا 102 ہیں۔ ان آیات میں ایک صاحب الہام تاریخی شخصیت کا ذکر ہوا ہے۔ اسی طرح ذوالقرنین کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی ذوالقرنین کا لقب عطا فرمایا ہے۔ اس لئے اس موضوع کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے حصہ میں اس صاحب الہام تاریخی شخصیت کا ذکر کیا جا چکا ہے اب دوسرے حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذوالقرنین ہونے کا بیان کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنۡ ذِی الۡقَرۡنَیۡنِ ؕ قُلۡ سَاَتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ مِّنۡہُ ذِکۡرًا ﴿٨٤﴾ اِنَّا
مَکَّنَّا لَہٗ فِی الۡاَرۡضِ وَاٰتَیۡنٰہُ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ فَاَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿٨٦﴾
حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ وَجَدَہَا تَغۡرُبُ فِیۡ عَیۡنٍ حَمِئَۃٍ وَّوَجَدَ عِنۡدَہَا
قَوۡمًا ۬ؕ قُلۡنَا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِیۡہِمۡ حُسۡنًا ﴿٨٧﴾
قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ فَسَوۡفَ نُعَذِّبُہٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّہٖ فَیُعَذِّبُہٗ عَذَابًا نُّکۡرًا ﴿٨٨﴾
وَاَمَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَہٗ جَزَآءَۨ الۡحُسۡنٰی ۚ وَسَنَقُوۡلُ لَہٗ مِنۡ اَمۡرِنَا
یُسۡرًا ﴿٨٩﴾ ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿٩٠﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَطۡلِعَ الشَّمۡسِ وَجَدَہَا
تَطۡلُعُ عَلٰی قَوۡمٍ لَّمۡ نَجۡعَلۡ لَّہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہَا سِتۡرًا ﴿٩١﴾ کَذٰلِکَ ؕ وَقَدۡ اَحَطۡنَا
بِمَا لَدَیۡہِ خُبۡرًا ﴿٩٢﴾ ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿٩٣﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیۡنَ السَّدَّیۡنِ وَجَدَ
مِنۡ دُوۡنِہِمَا قَوۡمًا ۙ لَّا یَکَادُوۡنَ یَفۡقَہُوۡنَ قَوۡلًا ﴿٩٤﴾ قَالُوۡا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ اِنَّ
یَاۡجُوۡجَ وَمَاۡجُوۡجَ مُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَہَلۡ نَجۡعَلُ لَکَ خَرۡجًا عَلٰۤی اَنۡ
تَجۡعَلَ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَہُمۡ سَدًّا ﴿٩٥﴾ قَالَ مَا مَکَّنِّیۡ فِیۡہِ رَبِّیۡ خَیۡرٌ فَاَعِیۡنُوۡنِیۡ
بِقُوَّۃٍ اَجۡعَلۡ بَیۡنَکُمۡ وَبَیۡنَہُمۡ رَدۡمًا ﴿٩٦﴾ اٰتُوۡنِیۡ زُبَرَ الۡحَدِیۡدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا
سَاوٰی بَیۡنَ الصَّدَفَیۡنِ قَالَ انۡفُخُوۡا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَہٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوۡنِیۡۤ اُفۡرِغۡ
عَلَیۡہِ قِطۡرًا ﴿٩٧﴾ فَمَا اسۡطَاعُوۡۤا اَنۡ یَّظۡہَرُوۡہُ وَمَا اسۡتَطَاعُوۡا لَہٗ نَقۡبًا ﴿٩٨﴾
قَالَ ہٰذَا رَحۡمَۃٌ مِّنۡ رَّبِّیۡ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ رَبِّیۡ جَعَلَہٗ دَکَّآءَ ۚ وَکَانَ وَعۡدُ رَبِّیۡ
حَقًّا ﴿٩٩﴾ وَتَرَکۡنَا بَعۡضَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ یَّمُوۡجُ فِیۡ بَعۡضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰہُمۡ
جَمۡعًا ﴿١٠٠﴾ وَّعَرَضۡنَا جَہَنَّمَ یَوۡمَئِذٍ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ عَرۡضَا ۨ ﴿١٠١﴾ الَّذِیۡنَ کَانَتۡ
اَعۡیُنُہُمۡ فِیۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِکۡرِیۡ وَکَانُوۡا لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَمۡعًا ﴿١٠٢﴾

(الکہف: 84-102)

اور وہ تجھ سے ذوالقرنین کے متعلق بھی سوال کرتے ہیں تو (انہیں) کہہ (کہ) میں ضرور اس کے متعلق کچھ ذکر تمہارے سامنے کروں گا۔ ہم نے یقیناً اسے زمین میں حکومت بخشی تھی اور ہم نے اسے ہر ایک چیز (کے حصول) کا ذریعہ عطا کیا تھا۔ تب وہ ایک راستہ پر چل پڑا۔ یہاں تک کہ وہ سورج ڈوبنے کے مقام پر پہنچا تو اس نے ایسا پایا کہ (گویا) وہ ایک گدلے چشمے میں ڈوب رہا ہے اور اس نے اس کے پاس کچھ لوگ (آباد) پائے (اس پر) ہم نے (اسے) کہا (کہ) اے ذوالقرنین! تجھے اجازت ہے کہ ان کو عذاب دے یا ان کے بارہ میں حسن سلوک سے کام لے۔ اس نے کہا (ہاں میں ایسا ہی کروں گا اور) جو ظلم کرے گا اسے تو ہم ضرور سزا دیں گے۔ پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا اور وہ اسے سخت سزا دے گا اور جو ایمان لائے گا اور نیک (اور مناسب حال) عمل کرے گا اس کے لئے (خدا کے ہاں اس کے اعمال کے بدلہ میں) اچھا انجام (مقدر) ہے اور ہم (بھی) ضرور اس کے لئے اپنے حکم سے آسانی والی بات کہیں گے۔ پھر وہ ایک راستہ پر چل پڑا۔ یہاں تک کہ جب وہ سورج کے نکلنے کے مقام پر پہنچا تو اس نے اسے ایسے لوگوں پر چڑھتا پایا، جن کے لئے ہم نے (ان کے اور) اس (سورج) کے درمیان کوئی پردہ نہیں بنایا تھا۔ (یہ واقعہ ٹھیک) اسی طرح ہے اور ہم نے اس کے تمام حالات کا خوب پتا رکھا ہوا ہے۔ پھر وہ ایک راستہ پر چل پڑا۔ یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا' تو اس نے ان کے ورے کچھ ایسے لوگ پائے جو بمشکل اس کی بات سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا (کہ) اے ذوالقرنین! یاجوج و ماجوج یقیناً اس ملک میں فساد پھیلا رہے ہیں پس کیا ہم (لوگ) آپ کے لئے کچھ خراج اس شرط پر مقرر کر دیں کہ آپ ہمارے درمیان اور ان کے درمیان ایک روک بنا دیں۔ اس نے کہا (کہ) اس (قسم کے کاموں) کے متعلق میرے رب نے جو طاقت مجھے بخشی ہے وہ (دشمنوں کے سامانوں سے) بہت بہتر ہے اس لئے تم مجھے مقدور بھر مدد دو تا کہ میں تمہارے درمیان اور ان کے درمیان ایک روک بنادوں۔ تم مجھے لوہے کے ٹکڑے دو (چنانچہ وہ روک تیار ہونے لگی) یہاں تک کہ جب اس نے (پہاڑی کی) ان (دونوں) چوٹیوں کے درمیان برابری پیدا کر دی۔ تو اس نے (ان سے) کہا (کہ اب اس پر آگ) دھونکو۔ حتیٰ کہ جب اس نے اسے (بالکل) آگ (کی طرح) کر دیا تو (ان سے) کہا (کہ اب) مجھے (گلا ہوا) تانبا (لا) دو' تا کہ میں (اسے) اس پر ڈال دوں۔ پس (جب وہ دیوار تیار ہو گئی تو) وہ (یعنی یاجوج ماجوج) اس پر چڑھ نہ سکے، اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکے۔ (اس پر) اس نے کہا (کہ) یہ (کام محض) میرے رب کے خاص احسان سے (ہوا) ہے پھر جب (عالمگیر عذاب کے متعلق) میرے رب کا وعدہ (پورا ہونے پر) آئے گا تو وہ اس (روک) کو (توڑ کر) زمین سے پیوست شدہ ایک ٹیلہ بنا دے گا اور میرے رب کا وعدہ (ضرور) پورا ہو کر رہنے والا ہے اور (جب اس کے پورا ہونے کا وقت آئے گا تو) اُس وقت ہم انہیں ایک دوسرے کے خلاف جوش سے حملہ آور ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور بگل بجایا جائے گا تب ہم ان (سب) کو اکٹھا کر دیں گے اور ہم اس دن جہنم کو کافروں کے بالکل سامنے لے آئیں گے۔ (وہ کافر) جن کی آنکھیں میرے ذکر (یعنی قرآن کریم) کی طرف سے (غفلت کے) پردہ میں تھیں اور وہ سننے کی طاقت (بھی) نہیں رکھتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اَلْقَرْنُ مِنَ الْقَوْمِ سَیِّدُھُمْ: قرن سردار کے معنی میں بھی آتا ہے اور قَرْن سو برس کو بھی کہتے ہیں۔ یہ امر صاحبِ قاموس اللغۃ نے بھی لکھا ہے۔ یہ معنی بہ نسبت اور معنوں کے جو زمانہ کے متعلق اہلِ لُغت نے کئے ہیں۔ بہت صحیح ہیں... اب ہم اپنے عہدِ مبارک میں جو دیکھتے ہیں۔ تو اس میں ایک امامِ ہمام اور مہدی آخر الزّمان عیسیٰ دوران کو پاتے ہیں کہ وہ بلحاظ اس معنے قرن کے جس میں سو برس قرن کے معنی لئے گئے ہیں ذوالقرنین ہے۔ جیسے ہمارے نقشہ سے ظاہر ہے اور اس قدر دونوں صدیوں کو اس ذوالقرنین نے لیا ہے کہ ایک سعادت مند کو اعتراض کا موقع نہیں رہتا بلکہ حیرت اور یقین ہوتا ہے۔ کہ یہ کیسی آیۃ بیّنہ اور دلیلِ نیّر اس امام کیلئے ہے اور اس ذوالقرنین نے بھی نہایت مستحکم دیوار دعاوٴں اور حجج و دلائلِ نیرّہ کی بلکہ یوں کہیں کہ مسئلہ وفاتِ مسیح اور ابطالِ الوہیت مسیح کی بنا دی ہے کہ اب ممکن ہی نہیں کہ یاجوج ماجوج ہماری جنّت اسلام پر حملہ کر سکے اور کبھی اس میں داخل ہو سکے۔

فجزاہ اللّٰہ احسن الجزاء عن الاسلام والمسلمین۔

(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 34-35)

سنہ پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود و مہدی 1839ء

عمر حضرت صاحب	سنہ عیسوی	کس سنہ کی ایک صدی کا اختتام اور دوسرے سنہ کا آغاز ہوا۔
1	1841	5600 یہود
8	1847	2600 رومی
9	1848	1900 بکرمی
13	1852	1900 عیسوی انطاکیہ
14	1853	2600 بنونضر
16	1855	1900 جولین عیسوی
23	1862	1900 ہسپانی
27	1866	1800 مکابیز
29	1868	2300 مٹانک سائیکل
31	1870	1900 اکشن
34	1873	1900 اکتیسی
36	1875	2000 صوریہ
40	1879	1800 تباہی یروشلم
43	1882	1300 ہجری علیٰ صاحبہا التحیّۃ والسلام
45	1884	1600 ڈایوکلیشن
46	1885	3900 ابراہیمی
48	1887	6600 جولین
49	1888	2200 مقدونی
51	1890	2000 صدونیہ
52	1892	5900 منڈرین
53	1892	4700 قسطنطنیہ ملکی
55	1894	1300 فصلی
56	1895	1600 صعودی

59	1898	سکندری 4700
61	1900	عیسوی 1900
63	1902	یونانی منڈرین 7500
69	1908	انطاقیہ مذہبی4700
51	1890	فصلی الٰہی1300
53	1892	فصلی1300
54	1893	بنگلہ1300
4	1843	بروسٹہ 1900
61	1900	آریہ196085300

(نور الدین طبع ثالث صفحہ 189 و 190)

(نوٹ: کتاب نور الدین سے مندرجہ بالا نقشہ نقل بمطابق اصل ہے۔ بعد کی تحقیق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کا سن ولادت 1835ء ثابت ہو چکا ہے اس لئے سن ولادت 1839ء کی بجائے 1835ء اور اسی کے مطابق دی ہوئی عمر میں ہر جگہ 04 سال کا اضافہ سمجھا جائے۔ سید عبد الحئی)

(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 35-36)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’ذوالقرنین کے ذکر میں ایک اور حکمت بھی ہے اور وہ یہ کہ ذوالقرنین فارس کا بادشاہ تھا۔ پس اس لحاظ سے کہہ سکتے ہیں کہ یاجوج ماجوج کی پیدائش ایک فارسی نسل کے انسان کے ذریعہ سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جو اس کے نیک بندے ہو ں جب ان کے کسی نیک فعل کے ثانوی ردعمل کے طور پر کوئی بدی پیدا ہو تو وہ انہی کی اولاد یا ہموطن یا مثل کے ذریعہ سے اس بدی کو دور کرواتا ہے کہ اس کے نیک بندے کے نام سے ایک دور کا عیب بھی منسوب نہ ہو۔ پس ذوالقرنین کا ذکر اس جگہ اس لئے کیا گیا تا اس خبر کو بطور پیشگوئی بیان کر کے ایک دوسرے ذوالقرنین کی خبر دی جا سکے جو فارسی الاصل ہو گا اور یاجوج ماجوج کا مقابلہ کر کے اس کے زور کو توڑے گا اور اس طرح پہلے ذوالقرنین پر سے الزام کو دور کرے گا اور ذوالقرنین کا نام اس وجہ سے پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے دو قوتوں کا وارث بنائے گا۔ ایک مہدویت کی قوت اور ایک مسیحیت کی قوت۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کا وارث ہونے کی وجہ سے مہدی کہلائے گا اور حضرت مسیحؑ کی صفات کو اخذ کرنے کی وجہ سے مسیح کہلائے گا۔ جیسا کہ حدیثوں میں ہے کہ ’’لا مهدی إلا عيسىٰ‘‘ پس ان دونوں قوتوں کے حاصل ہونے کے سبب اس کا نام ذوالقرنین ہو گا۔ نیز اس وجہ سے بھی کہ وہ بعض پیشگوئیوں کے مطابق دو صدیوں کو پائے گا۔ یعنی ایک صدی کے خاتمہ پر وہ خدا تعالیٰ سے الہام پائے گا اور دوسری صدی کے شروع ہونے پر اپنا کام ختم کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھایا جائے گا۔ اسی کی طرف حدیث ابن ماجہ میں اشارہ ہے کہ ’’لا مهدی إلا عيسىٰ‘‘ یعنی آنے والا موعود ذوالقرنین ہو گا من جہت مہدی اور من جہت عیسیٰ ہو گا‘‘

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 493-494)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اسی طرح خدا تعالیٰ نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی میری نسبت یہ وحی مقدّس کہ جری اللّٰہ فی حُلَلِ الانبیاء۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرائیوں میں یہ چاہتی ہے کہ مجھ میں ذوالقرنین کے بھی صفات ہوں کیونکہ سورہ کہف سے ثابت ہے کہ ذوالقرنین بھی صاحب وحی تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی نسبت فرمایا ہے: قُلۡنَا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ (الکہف:87) پس اس وحی الٰہی کی رُو سے کہ جری اللّٰہ فی حُلَلِ الانبیاء اِس اُمت کے لئے ذوالقرنین مَیں ہوں اور قرآن شریف میں مثالی طور پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے مگر اُن کے لئے جو فراست رکھتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ذوالقرنین وہ ہوتا ہے جو دو صدیوں کو پانے والا ہو اور میری نسبت یہ عجیب بات ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے جس قدر اپنے اپنے طور پر صدیوں کی تقسیم کر رکھی ہے ان تمام تقسیموں کے لحاظ سے جب دیکھا جائے تو ظاہر ہو گا کہ میں نے ہر ایک قوم کی 2 صدیوں کو پالیا ہے۔ میری عمر اس وقت تخمیناً 67 سال ہے پس ظاہر ہے کہ اس حساب سے جیسا کہ میں نے 2 ہجری صدیوں کو پالیا ہے۔ ایسا ہی 2 عیسائی صدیوں کو بھی پالیا ہے اور ایسا ہی 2 ہندی صدیوں کو بھی جن کا سن بکرماجیت سے شروع ہوتا ہے اور میں نے جہاں تک ممکن تھا قدیم زمانہ کے تمام ممالک شرقی اور غربی کی مقررشدہ صدیوں کو ملاحظہ کیا ہے کوئی قوم ایسی نہیں جس کی مقرر کردہ صدیوں میں سے 2 صدیاں میں نے نہ پائی ہوں اور بعض احادیث میں بھی آچکا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ ذوالقرنین ہو گا۔ غرض بموجب نص وحی الٰہی کے مَیں ذوالقرنین ہوں اور جو کچھ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی ان آیتوں کی نسبت جو سورہ کہف میں ذوالقرنین کے قِصّہ کے بارے میں ہیں میرے پر پیشگوئی کے رنگ میں معنی کھولے ہیں۔ مَیں ذیل میں ان کو بیان کرتا ہوں مگر یاد رہے کہ پہلے معنوں سے انکار نہیں ہے وہ گزشتہ سے متعلق ہیں اور یہ آئندہ کے متعلق اور قرآن شریف صرف قصہ گو کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر ایک قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے اور ذوالقرنین کا قِصّہ مسیح موعود کے زمانہ کیلئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی عبارت یہ ہے: وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنۡ ذِی الۡقَرۡنَیۡنِ قُلۡ سَاَتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ مِّنۡہُ ذِکۡرًا (الکہف:84) (حاشیہ میں آیا ہے کہ: یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ذوالقرنین کا ذکر صرف گزشتہ زمانہ سے وابستہ نہیں بلکہ آئندہ زمانہ میں بھی ایک ذوالقرنین آنے والا ہے اور گزشتہ کا ذکر تو ایک تھوڑی سی بات ہے۔ منہ) یہ لوگ تجھ سے ذوالقرنین کا حال دریافت کرتے ہیں۔ ان کو کہو کہ میں ابھی تھوڑا سا تذکرہ ذوالقرنین کا تم کو سناؤں گا اور پھر بعد اس کے فرمایا: اِنَّا مَکَّنَّا لَہٗ فِی الۡاَرۡضِ وَاٰتَیۡنٰہُ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ سَبَبًا (الکہف:85)۔ یعنی ہم اس کو یعنی مسیح موعود کو جو ذوالقرنین بھی کہلائے گا روئے زمین پر ایسا مستحکم کریں گے کہ کوئی اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا اور ہم ہر طرح سے ساز و سامان اس کو دے دیں گے اور اُس کی کارروائیوں کو سہل اور آسان کر دیں گے۔ یاد رہے کہ یہ وحی براہین احمدیہ حصص سابقہ میں بھی میری نسبت ہوئی ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: ألم نجعل لك سهولةً فی كلّ أمرٍ یعنی کیا ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی نہیں کر دی۔ یعنی کیا ہم نے تمام وہ سامان تیرے لئے میسر نہیں کر دیئے جو تبلیغ اور اشاعت حق کے لئے ضروری تھے۔ جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس نے میرے لئے وہ سامان تبلیغ اور اشاعت حق کے میسر کر دیئے جو کسی نبی کے وقت میں موجود نہ تھے۔ تمام قوموں کی آمد و رفت کی راہیں کھولی گئیں۔ طے مسافرت کے لئے وہ آسانیاں کر دی گئیں کہ برسوں کی راہیں دنوں میں طے ہونے لگیں اور خبر رسانی کے وہ ذریعے پیدا ہوئے کہ ہزاروں کوس کی خبریں چند منٹوں میں آنے لگیں۔ ہر ایک قوم کی وہ کتابیں شائع ہوئیں جو مخفی اور مستور تھیں اور ہر ایک چیز کے بہم پہنچانے کے لئے ایک سبب پیدا کیا گیا۔ کتابوں کے لکھنے میں جو جو دقتیں تھیں وہ چھاپہ خانوں سے دفع اور دور ہو گئیں یہاں تک کہ ایسی ایسی مشینیں نکلی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے دس دن میں کسی مضمون کو اس کثرت سے چھاپ سکتے ہیں کہ پہلے زمانوں میں 10 سال میں بھی وہ مضمون قید تحریر میں نہیں آ سکتا تھا اور پھر ان کے شائع کرنے کے اس قدر حیرت انگیز سامان نکل آئے ہیں کہ ایک تحریر صرف چالیس دن میں تمام دنیا کی آبادی میں شائع ہو سکتی ہے اور اس زمانہ سے پہلے ایک شخص بشرطیکہ اس کی عمر بھی لمبی ہو سو برس تک بھی اس وسیع اشاعت پر قادر نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر بعد اس کے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: فَاَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۸۶﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ وَجَدَہَا تَغۡرُبُ فِیۡ عَیۡنٍ حَمِئَۃٍ وَّوَجَدَ عِنۡدَہَا قَوۡمًا ۬ؕ قُلۡنَا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِیۡہِمۡ حُسۡنًا ﴿۸۷﴾ قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ فَسَوۡفَ نُعَذِّبُہٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّہٖ فَیُعَذِّبُہٗ عَذَابًا نُّکۡرًا ﴿۸۸﴾ وَاَمَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَہٗ جَزَآءَۨ الۡحُسۡنٰی ۚ وَسَنَقُوۡلُ لَہٗ مِنۡ اَمۡرِنَا یُسۡرًا ﴿ؕ۸۹﴾ (الکہف:86 - 89) یعنی جب ذوالقرنین کو جو مسیح موعود ہے ہر ایک طرح کے سامان دیئے جائیں گے۔ پس وہ ایک سامان کے پیچھے پڑے گا۔ یعنی وہ مغربی ممالک کی اصلاح کے لئے کمر باندھے گا اور وہ دیکھے گا کہ آفتاب صداقت اور حقانیت ایک کیچڑ کے چشمہ میں غروب ہو گیا اور اس غلیظ چشمہ اور تاریکی کے پاس ایک قوم کو پائے گا جو مغربی قوم کہلائے گی یعنی مغربی ممالک میں عیسائیت کے مذہب والوں کو نہایت تاریکی میں مشاہدہ کرے گا۔ نہ اُن کے مقابل پر آفتاب ہو گا جس سے وہ روشنی پا سکیں اور نہ اُن کے پاس پانی صاف ہو گا جس کو وہ پیویں یعنی ان کی علمی و عملی حالت نہایت خراب ہو گی اور وہ روحانی روشنی اور روحانی پانی سے بے نصیب ہوں گے۔ تب ہم ذوالقرنین یعنی مسیح موعود کو کہیں گے کہ تیرے اختیار میں ہے چاہے تو اِن کو عذاب دے یعنی عذاب نازل ہونے کے لئے بد دُعا کرے (جیسا کہ احادیث صحیحہ میں مروی ہے) یا اُن کے ساتھ حسن سلوک کا شیوہ اختیار کرے تب ذوالقرنین یعنی مسیح موعود جواب دے گا کہ ہم اُسی کو سزا دلانا چاہتے ہیں جو ظالم ہو۔ وہ دنیا میں بھی ہماری بد دُعا سے سزا یاب ہو گا اور پھر آخرت میں سخت عذاب دیکھے گا۔ لیکن جو شخص سچائی سے منہ نہیں پھیرے گا اور نیک عمل کرے گا اس کو نیک بدلہ دیا جائے گا اور اس کو انہیں کاموں کی بجا آوری کا حکم ہو گا جو سہل ہیں اور آسانی سے ہو سکتے ہیں۔ غرض یہ مسیح موعود کے حق میں پیشگوئی ہے کہ وہ ایسے وقت میں آئے گا جبکہ مغربی ممالک کے لوگ نہایت تاریکی میں پڑے ہوں گے اور آفتابِ صداقت اُن کے سامنے سے بالکل ڈوب جائے گا اور ایک گندے اور بدبودار چشمہ میں ڈوبے گا یعنی بجائے سچائی کے بدبودار عقائد اور اعمال اُن میں پھیلے ہوئے ہوں گے اور وہی ان کا پانی ہو گا جس کو وہ پیتے ہوں گے اور روشنی کا نام و نشان نہیں ہو گا تاریکی میں پڑے ہوں گے اور ظاہر ہے کہ یہی حالت عیسائی مذہب کی آج کل ہے جیسا کہ قرآن شریف نے ظاہر فرمایا ہے اور عیسائیت کا بھاری مرکز ممالک مغربیہ ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۹۰﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَطۡلِعَ الشَّمۡسِ وَجَدَہَا تَطۡلُعُ عَلٰی قَوۡمٍ لَّمۡ نَجۡعَلۡ لَّہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہَا سِتۡرًا ﴿ۙ۹۱﴾ کَذٰلِکَ ؕ وَقَدۡ اَحَطۡنَا بِمَا لَدَیۡہِ خُبۡرًا ﴿۹۲﴾ (الکہف:90 - 92) یعنی پھر ذوالقرنین جو مسیح موعود ہے جس کو ہر ایک سامان عطا کیا جائے گا ایک اور سامان کے پیچھے پڑے گا یعنی ممالک مشرقیہ کے لوگوں کی حالت پر نظر ڈالے گا اور وہ جگہ جس سے سچائی کا آفتاب نکلتا ہے اس کو ایسا پائے گا کہ ایک ایسی نادان قوم پر آفتاب نکلا ہے جن کے پاس دھوپ سے بچنے کے لئے کوئی بھی سامان نہیں یعنی وہ لوگ ظاہر پرستی اور افراط کی دھوپ سے جلتے ہوں گے اور حقیقت سے بے خبر ہوں گے اور ذوالقرنین یعنی مسیح موعود کے پاس حقیقی راحت کا سامان سب کچھ ہو گا جس کو ہم خوب جانتے ہیں مگر وہ لوگ قبول نہیں کریں گے اور وہ لوگ افراط کی دھوپ سے بچنے کے لئے کچھ بھی پناہ نہیں رکھتے ہوں گے۔ نہ گھر نہ سایہ دار درخت نہ کپڑے جو گرمی سے بچا

سکیں اس لئے آفتاب صداقت جو طلوع کرے گا اُن کی ہلاکت کا موجب ہو جائے گا۔ یہ اُن لوگوں کے لئے ایک مثال ہے جو آفتاب ہدایت کی روشنی تو اُن کے سامنے موجود ہے اور اُس گروہ کی طرح نہیں ہیں جن کا آفتاب غروب ہو چکا ہے لیکن ان لوگوں کو اس آفتاب ہدایت سے بجز اس کے کوئی فائدہ نہیں کہ دھوپ سے چمڑا اُن کا جل جائے اور رنگ سیاہ ہو جائے اور آنکھوں کی روشنی بھی جاتی رہے۔

(حاشیہ میں فرمایا:اس جگہ خدا تعالیٰ کو یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ مسیح موعود کے وقت تین گروہ ہوں گے۔ ایک گروہ تفریط کی راہ لے گا۔ جو روشنی کو بالکل کھو بیٹھے گا اور دوسرا گروہ افراط کی راہ اختیار کرے گا جو تواضع اور انکسار اور فروتنی سے روشنی سے فائدہ نہیں اٹھائے گا بلکہ خیرہ طبع ہو کر مقابلہ کرنے والے کی طرح روحانی دھوپ کے سامنے محض برہنہ ہونے کی حالت میں کھڑا ہوگا۔ مگر تیسرا گروہ میانہ حالت میں ہوگا۔ وہ مسیح موعود سے چاہیں گے کہ کسی طرح یاجوج ماجوج کے حملوں سے بچ جائیں اور یاجوج ماجوج، اجیج کے لفظ سے نکلا ہے۔یعنی وہ قوم جو آگ کے استعمال کرنے میں ماہر ہے۔ منہ)

اس تقسیم سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح موعود کا اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے کے لئے تین قسم کا دورہ ہوگا۔ اوّل اس قوم پر نظر ڈالے گا جو آفتاب ہدایت کو کھو بیٹھے ہیں اور ایک تاریکی اور کیچڑ کے چشمہ میں بیٹھے ہیں۔ دوسرا دورہ اس کا ان لوگوں پر ہوگا جو ننگ دھڑنگ آفتاب کے سامنے بیٹھے ہیں۔یعنی ادب سے اور حیا سے اور تواضع سے اور نیک ظن سے کام نہیں لیتے نرے ظاہر پرست ہیں گویا آفتاب کے ساتھ لڑنا چاہتے ہیں سو وہ بھی فیض آفتاب سے بے نصیب ہیں اور ان کو آفتاب سے بجز جلنے کے اور کوئی حصہ نہیں۔ یہ ان مسلمانوں کی طرف اشارہ ہے جن میں مسیح موعود ظاہر تو ہوا مگر وہ انکار اور مقابلہ سے پیش آئے اور حیا اور ادب اور حسن ظن سے کام نہ لیا اس لئے سعادت سے محروم رہ گئے۔ بعد اس کے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۹۳﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیۡنَ السَّدَّیۡنِ وَجَدَ مِنۡ دُوۡنِہِمَا
قَوۡمًا ۙ لَّا یَکَادُوۡنَ یَفۡقَہُوۡنَ قَوۡلًا ﴿۹۴﴾ قَالُوۡا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ اِنَّ یَاۡجُوۡجَ وَمَاۡجُوۡجَ
مُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَہَلۡ نَجۡعَلُ لَکَ خَرۡجًا عَلٰۤی اَنۡ تَجۡعَلَ بَیۡنَنَا
وَبَیۡنَہُمۡ سَدًّا ﴿۹۵﴾ قَالَ مَا مَکَّنِّیۡ فِیۡہِ رَبِّیۡ خَیۡرٌ فَاَعِیۡنُوۡنِیۡ بِقُوَّۃٍ اَجۡعَلۡ
بَیۡنَکُمۡ وَبَیۡنَہُمۡ رَدۡمًا ﴿۹۶﴾ اٰتُوۡنِیۡ زُبَرَ الۡحَدِیۡدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیۡنَ
الصَّدَفَیۡنِ قَالَ انۡفُخُوۡا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَہٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوۡنِیۡۤ اُفۡرِغۡ عَلَیۡہِ
قِطۡرًا ﴿۹۷﴾ فَمَا اسۡطَاعُوۡۤا اَنۡ یَّظۡہَرُوۡہُ وَمَا اسۡتَطَاعُوۡا لَہٗ نَقۡبًا ﴿۹۸﴾ قَالَ ہٰذَا
رَحۡمَۃٌ مِّنۡ رَّبِّیۡ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ رَبِّیۡ جَعَلَہٗ دَکَّآءَ ۚ وَکَانَ وَعۡدُ رَبِّیۡ حَقًّا ﴿۹۹﴾
وَتَرَکۡنَا بَعۡضَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ یَّمُوۡجُ فِیۡ بَعۡضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰہُمۡ
جَمۡعًا ﴿۱۰۰﴾ وَّعَرَضۡنَا جَہَنَّمَ یَوۡمَئِذٍ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ عَرۡضَا ۣ ﴿۱۰۱﴾ الَّذِیۡنَ کَانَتۡ
اَعۡیُنُہُمۡ فِیۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِکۡرِیۡ وَکَانُوۡا لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَمۡعًا ﴿۱۰۲﴾ اَفَحَسِبَ
الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا عِبَادِیۡ مِنۡ دُوۡنِیۡۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَہَنَّمَ
لِلۡکٰفِرِیۡنَ نُزُلًا ﴿۱۰۳﴾

(الکہف: 93-103)

پھر ذوالقرنین یعنی مسیح موعود ایک اور سامان کے پیچھے پڑے گا اور جب وہ ایک ایسے موقعہ پر پہنچے گا یعنی جب وہ ایک ایسا نازک زمانہ پائے گا جس کو بَیۡنَ السَّدَّیۡنِ کہنا چاہئے یعنی دو پہاڑوں کے بیچ۔مطلب یہ کہ ایسا وقت پائے گا جب کہ دو طرفہ خوف میں لوگ پڑے ہوں گے اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر خوفناک نظارہ دکھائے گی تو ان دونوں طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائے گا جو اُس کی بات کو مشکل سے سمجھیں گے یعنی غلط خیالات میں مبتلا ہوں گے اور بباعث غلط عقائد مشکل سے اُس ہدایت کو سمجھیں گے جو وہ پیش کرے گا لیکن آخر کار سمجھ لیں گے اور ہدایت پالیں گے اور یہ تیسری قوم ہے جو مسیح موعود کی ہدایات سے فیض یاب ہوں گے تب وہ اس کو کہیں گے کہ اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے پس اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کر دیں تا آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنادیں۔ وہ جواب میں کہے گا کہ جس بات پر خدا نے مجھے قدرت بخشی ہے وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہو تو اپنی طاقت کے موافق کرو تا میں تم میں اور ان میں ایک دیوار کھینچ دوں۔یعنی ایسے طور پر اُن پر حجت پوری کروں کہ وہ کوئی طعن تشنیع اور اعتراض کا تم پر حملہ نہ کرسکیں۔ لوہے کی سلیں مجھے لادو تا آمد و رفت کی راہوں کو بند کیا جائے یعنی اپنے تئیں میری تعلیم اور دلائل پر مضبوطی سے قائم کرو اور پوری استقامت اختیار کرو اور اس طرح پر خود لوہے کی سِل بن کر مخالفانہ حملوں کو روکو اور پھر سلوں میں آگ پھونکو جب تک کہ وہ خود آگ بن جائیں۔یعنی محبت الٰہی اس قدر اپنے اندر بھڑکاؤ کہ خود الٰہی رنگ اختیار کرو۔ یاد رکھنا چاہئے کہ خداتعالیٰ سے کمال محبت کی یہی علامت ہے کہ محب میں ظلّی طور پر الٰہی صفات پیدا ہو جائیں اور جب تک ایسا ظہور میں نہ آوے تب تک دعویٰ محبت جھوٹ ہے۔ محبت کاملہ کی مثال بعینہٖ لوہے کی وہ حالت ہے جب کہ وہ آگ میں ڈالا جائے اور اس قدر آگ اُس میں اثر کرے کہ وہ خود آگ بن جائے۔ پس اگرچہ وہ اپنی اصلیت میں لوہا ہے آگ نہیں ہے مگر چونکہ آگ نہایت درجہ اس پر غلبہ کر گئی ہے اس لئے آگ کے صفات اُس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ آگ کی طرح جلا سکتا ہے۔ آگ کی طرح اس میں روشنی ہے۔ پس محبت الٰہیہ کی حقیقت یہی ہے کہ انسان اس رنگ سے رنگین ہو جائے اور اگر اسلام اس حقیقت تک پہنچا نہ سکتا تو وہ کچھ چیز نہ تھا لیکن اسلام اس حقیقت تک پہنچاتا ہے۔ اوّل انسان کو چاہئے کہ لوہے کی طرح اپنی استقامت اور ایمانی مضبوطی میں بن جائے کیونکہ اگر ایمانی حالت خس و خاشاک کی طرح ہے تو آگ اُس کو چھوتے ہی بھسم کر دے گی۔ پھر کیونکر وہ آگ کا مظہر بن سکتا ہے۔ افسوس بعض نادانوں نے عبودیّت کے اُس تعلق کو جو ربوبیّت کے ساتھ ہے جس سے ظلّی طور پر صفات الٰہیہ بندہ میں پیدا ہوتے ہیں نہ سمجھ کر میری اس وحی من اللہ پر اعتراض کیا ہے کہ إِنَّمَا أمرك إذا أردتَ شيئاً أن تقول له كُن فيكون یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو ایک بات کو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا یہ میری طرف سے نہیں ہے اور اس کی تصدیق اکابر صوفیہ اسلام کر چکے ہیں جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی نے بھی فتوح الغیب میں یہی لکھا ہے اور عجیب تر یہ کہ سید عبدالقادر جیلانی نے بھی یہی آیت پیش کی ہے۔ افسوس لوگوں نے صرف رسمی ایمان پر کفایت کر لی ہے اور پوری معرفت کی طلب ان کے نزدیک کفر ہے اور خیال کرتے ہیں کہ یہی ہمارے لئے کافی ہے حالانکہ وہ کچھ بھی چیز نہیں اور اس سے منکر ہیں کہ کسی سے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کا مکالمہ مخاطبہ یقینی اور واقعی طور پر ہوسکتا ہے۔ ہاں اس قدر اُن کا خیال ہے کہ دلوں میں القا تو ہوتا ہے مگر نہیں معلوم کہ وہ القا شیطانی ہے یا رحمانی ہے اور نہیں سمجھتے کہ ایسے القاء سے ایمانی حالت کو فائدہ کیا ہوا اور کونسی ترقی ہوئی بلکہ ایسا القا تو ایک سخت ابتلا ہے جس میں معصیت کا اندیشہ یا ایمان جانے کا خطرہ ہے کیونکہ اگر ایسی مشتبہ وحی میں جو نہیں معلوم شیطان سے ہے یا رحمان سے ہے کسی کو تاکیدی حکم ہو کہ یہ کام کر تو اگر اس نے وہ کام نہ کیا اس خیال سے کہ شاید یہ شیطان نے حکم دیا ہے اور دراصل وہ خدا کا حکم تھا تو یہ انحراف موجب معصیت ہوا اور اگر اُس حکم کو بجا لایا اور اصل میں شیطان کی طرف سے وہ حکم تھا تو اس سے ایمان گیا۔ پس ایسے الہام پانے والوں سے وہ لوگ اچھے رہے جو ایسے خطرناک الہامات سے جن میں شیطان بھی حصہ دار ہوسکتا ہے۔ محروم ہیں۔ ایسے عقیدہ کی حالت میں عقل بھی کوئی فیصلہ نہیں کرسکتی ممکن ہے کہ کوئی الہام الٰہی ایسا ہو جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا تھا جس کی تعمیل میں اس کے بچہ کی جان خطرہ میں پڑتی تھی یا جیسا کہ خضر علیہ السلام کا الہام تھا جس نے بظاہر حال ایک نفس زکیہ کا ناحق خون کیا اور چونکہ ایسے امور بظاہر شریعت کے برخلاف ہیں اس لئے شیطانی دخل کے احتمال سے کون ان پر عمل کرے گا اور بوجہ عدم تعمیل معصیت میں گرے گا اور ممکن ہے کہ شیطان لعین کوئی ایسا حکم دے کہ بظاہر شریعت کے مخالف معلوم نہ ہو اور دراصل بہت فتنہ اور تباہی کا موجب ہو یا پوشیدہ طور پر ایسے امور ہوں جو موجب سلب ایمان ہوں۔ پس ایسے مکالمہ مخاطبہ سے فائدہ کیا ہوا۔ پھر آیات متذکرہ بالا کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذوالقرنین یعنی مسیح موعود اس قوم کو جو یاجوج ماجوج سے ڈرتی ہے کہے گا کہ مجھے تانبا لادو کہ مَیں اس کو پگھلا کر اُس دیوار پر انڈیل دوں گا۔ پھر بعد اس کے یاجوج ماجوج طاقت نہیں رکھیں گے کہ ایسی دیوار پر چڑھ سکیں یا اس میں سوراخ کرسکیں۔ یاد رہے کہ لوہا اگرچہ بہت دیر تک آگ میں رہ کر آگ کی صورت اختیار کر لیتا ہے مگر مشکل سے پگھلتا ہے مگر تانبا جلد پگھل جاتا ہے اور سالک کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں پگھلنا بھی ضروری ہے۔ پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایسے مستعد دل اور نرم طبیعتیں لاؤ کہ جو خدا تعالیٰ کے نشانوں کو دیکھ کر پگھل جائیں کیونکہ سخت دلوں پر خدا تعالیٰ کے نشان کچھ اثر نہیں کرتے لیکن انسان شیطانی حملے سے تب محفوظ ہوتا ہے کہ اول استقامت میں لوہے کی طرح ہو اور پھر وہ لوہا خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ سے آگ کی صورت پکڑ لے اور پھر دل پگھل کر اس لوہے پر پڑے اور اس کو منتشر اور پراگندہ ہونے سے تھام لے۔ سلوک تمام ہونے کے لئے یہ تین ہی شرطیں ہیں جو شیطانی حملوں سے محفوظ رہنے کیلئے سدِّ سکندری ہیں اور شیطانی رُوح اس دیوار پر چڑھ نہیں سکتی اور نہ اس میں سوراخ کرسکتی ہے اور پھر فرمایا کہ یہ خدا کی رحمت سے ہوگا اور اس کا ہاتھ یہ سب کچھ کرے گا۔ انسانی منصوبوں کا اس میں دخل نہیں ہوگا اور جب قیامت کے دن نزدیک آجائیں گے تو پھر دوبارہ فتنہ برپا ہو جائے گا یہ خدا کا وعدہ ہے اور پھر فرمایا کہ ذوالقرنین کے زمانہ میں جو مسیح موعود ہے ہر ایک قوم اپنے مذہب کی حمایت میں اُٹھے گی اور جس طرح ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے ایک دوسرے پر حملہ کریں گے اتنے میں آسمان پر قرناء پھونکی جائے گی یعنی آسمان کا خدا مسیح موعود کو مبعوث فرما کر ایک تیسری قوم پیدا کر دے گا اور ان کی مدد کے لئے بڑے بڑے نشان دکھلائے گا یہاں تک کہ تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر یعنی اسلام پر جمع کر دے گا اور وہ مسیح کی آوازسنیں گے اور اس کی طرف دوڑیں گے تب ایک ہی چوپان اور ایک ہی گلہ ہوگا اور وہ دن بڑے سخت ہوں گے اور خدا ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ ظاہر کر دے گا اور جو لوگ کفر پر اصرار کرتے ہیں وہ اسی دنیا میں بباعث طرح طرح کی بلاؤں کے دوزخ کا منہ دیکھ لیں گے۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی آنکھیں میری کلام سے پردہ میں تھیں اور جن کے کان میرے حکم کو سن نہیں سکتے تھے کیا ان منکروں نے یہ گمان کیا تھا کہ یہ امر سہل ہے کہ عاجز بندوں کو خدا بنا دیا جائے اور میں معطل ہو جاؤں اس لئے ہم ان کی ضیافت کے لئے اِسی دنیا میں جہنم کو نمودار کر دیں گے۔ یعنی بڑے بڑے ہولناک نشان ظاہر ہوں گے اور یہ سب نشان اس کے مسیح موعود کی سچائی پر گواہی دیں گے۔ اُس کریم کے فضل کو دیکھو کہ یہ انعامات اِس مُشتِ خاک پر ہیں جس کو مخالف کافر اور دجّال کہتے ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ 118-126)

ٹرانسکرپشن و کمپوزنگ۔ ابو اثمار اٹھوال

This Week with Huzoor

12/ اگست 2022ء

مؤرخہ 6 تا12/ اگست 2022ء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ انگلستان 2022ء میں مصروف رہے اسی دوران اسلام آباد میں دنیا بھر کے احمدی وکلاء ایسوسی ایشن کے نمائندگان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک میٹنگ بھی ہوئی۔

جلسہ سالانہ یوکے

تین مبارک ایام، پانچ روح پرور خطابات اور ایک ایمان افروز عالمی بیعت... ہم سب نے حضور انور کی عظیم ذمہ داریوں کا مشاہدہ کیا جو آپ کی جلسہ سالانہ یوکے پر تھیں۔ لیکن عوام الناس کی نظروں سے اوجھل حضور انور کا شیڈول جلسہ کے تینوں دنوں کے بعد بھی مصروف رہا۔ یہ ہماری جلسہ سالانہ یوکے 2022ء کی بابت خصوصی رپورٹ ہے۔

جلسہ کا پہلا روز

ہزاروں احمدی احباب جمعہ کے روز حدیقۃالمہدی تشریف لائے۔ تا کہ وہ اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحبت سے مستفیض ہوسکیں۔ جب حضور اسٹیج پر تشریف لے آئے تو حاضرین میں خاموشی چھاگئی اور وہ آپ کے مبارک کلمات سننے کے لیے بے تاب تھے۔ خطبہ کے دوران حضور انور نے جلسہ کے تمام کارکنان اور شاملین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف یاد دہانی کروائی۔ اسی روز بوقت سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پرچم کشائی کی تقریب کیلئے رونق افروز ہوئے۔ دعا کے بعد جب حضور جلسہ گاہ کی طرف بڑھے تو فضا نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی جبکہ احباب اپنے آقا کے انتظار میں تھے۔ افتتاحی اجلاس میں حضور انور نے تمام احمدیوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق ملی ہے حضور انور نے فرمایا ''ہم ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے اس فساد کے زمانے میں مسیح موعودؑ کو مانا اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمایا۔ ہم نے ان لوگوں میں شامل ہونے کا عہد کیا ہے جو اس آسمانی پانی سے فیض حاصل کرنا چاہتے ہیں۔''

جلسہ کا دوسرا روز

اگلے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں رونق افروز ہوئے۔ جونہی حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو وہاں موجود خواتین نے والہانہ نعروں سے اپنے آقا کا استقبال کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور انور نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے عدیم المثال مسلمان خواتین کی مثالیں پیش فرمائیں۔ جن کے ذریعہ سے ایک حقیقی مومنہ کی تصویر دیکھی جاسکتی ہے۔ حضور انور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا حوالہ پیش فرمایا۔ ''کوئی بھی ایسا کام نہیں جو عورت نہیں کرسکتی۔ وہ تبلیغ بھی کرسکتی ہے، وہ پڑھا بھی سکتی ہے، وہ لڑائی میں شامل ہوسکتی ہے اور اگر مال اور جان کی قربانی کا سوال ہو تو وہ ان کی قربانی بھی کرسکتی ہے اور بعض کام وہ مردوں سے بھی لے سکتی ہے۔ مرد بعض دفعہ کمزوری دکھا جاتے ہیں۔ اس وقت جو غیرت عورت دکھاتی ہے وہ کوئی اور نہیں دکھا سکتا۔''

...اسی اجلاس کے آخر پر حضور انور نے مستورات کے تیار کردہ ترانے سنے۔ سہ پہر کے وقت حضور انور ایدہ اللہ دوبارہ مردانہ جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔ جہاں آپ نے احباب سے ایک اور خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ للہ نے دوران سال جماعت پر افضال الٰہیہ کا ذکر فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 355 ہے۔ نئی جماعتوں کے علاوہ 855 مقامات پر پہلی دفعہ جماعت کا پودا لگا۔ نئی جماعتوں کے قیام میں کانگو کنشاسا سر فہرست ہے جہاں اس سال 40 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ پھر اس کے بعد دوسرے نمبر پر تنزانیا ہے جہاں اس سال 36 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ تیسرے نمبر پر سیرالیون ہے جہاں اس سال 31 نئی جماعتیں بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بیعتوں کی تعداد 176836 ہے گزشتہ سال کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے 51615 کا اضافہ ہے۔ 109 ممالک سے 160 سے زائد اقوام احمدیت میں داخل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ جو کامیابیاں عطا فرمارہا ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ہمیں بھی لہو لگا کر اس میں شامل ہونے کی کچھ نہ کچھ ضرور کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ذرا سی کوشش میں برکت ڈالے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ سے یہ وعدہ ہے۔ پس ہم میں سے وہ خوش قسمت ہیں جو اپنے عملوں کے ذریعہ سے، تبلیغ کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعودؑ کے اس مشن کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے اور دنیا میں پھر اسلام غالب ہو گا اور اسلام کا بول بالا ہو گا اور آج جو دنیا اسلام کو تحقیر کی نظر سے دیکھتی ہے دوبارہ حضرت محمد ﷺ کے نغمے گائے گی، آپ کی مدح کرے گی اور آپ کے پیچھے چلنے میں فخر محسوس کرے گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں یہ سب دیکھنے والے ہوں۔''

جلسہ کا تیسرا دن

دوسرے دن کے اختتام کے ساتھ ہی احمدی مسلمانوں نے شدت سے اگلے دن کا انتظار شروع کر دیا۔ کیونکہ تین سال کے بعد ایک دفعہ پھر انہیں بیعت کی تقریب میں شرکت کا موقع ملنا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بیعت کے الفاظ دوہرائے اور تمام احمدیوں نے اپنے امام کے پیچھے یکجا ہو کر ان الفاظ کو دوہرایا اور تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ایک جھنڈے تلے متحد، احمدی مسلمانوں نے تجدید بیعت کی تو تمام جلسہ گاہ آنسوؤں اور جذبات سے پُر تھی۔ چند ہی گھنٹوں میں جلسہ سالانہ برطانیہ کا اختتام ہونے والا تھا۔ احمدی مسلمانوں نے اپنے جذبات کو قابو میں کیا تو ایک دفعہ پھر حضور جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حضور انور نے حاضرین کو حقیقی اسلام احمدیت کی تبلیغ کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ ''پس ہمارا کام ہے کہ اس خوبصورت تعلیم کے حسن کو دنیا کو بتاتے چلے جائیں۔ نیک فطرت لوگوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کریں اور مخالفین اور بے جا اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کریں۔''

ان الفاظ اور دعا کے ساتھ جس میں دنیا بھر سے لاکھوں شامل ہوئے۔ حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے السلام علیکم فرمایا اور یوں ایک اور جلسہ سالانہ برطانیہ اختتام پذیر ہوا۔

احمدی وکلاء ایسوسی ایشن کے نمائندگان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ کی طرف لوٹے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت مصروف شیڈول جاری رہا۔ ایک نشست جو جلسہ سے اگلے دنوں میں ہوئی وہ احمدیہ مسلم وکلاء کی ایسوسی ایشن کے نمائندگان کے ساتھ تھی۔ جو مختلف ممالک سے اسلام آباد تشریف لائے تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور مختصر تعارف کے بعد ہر ملک کے نمائندے کو موقع ملا کہ وہ اپنے ملک میں جاری سرگرمیوں کے بارہ میں ایک مختصر رپورٹ دے۔

کینیڈا کے نمائندہ نے اپنی رپورٹ میں عرض کیا: ''ہمارا ہدف یہ ہے

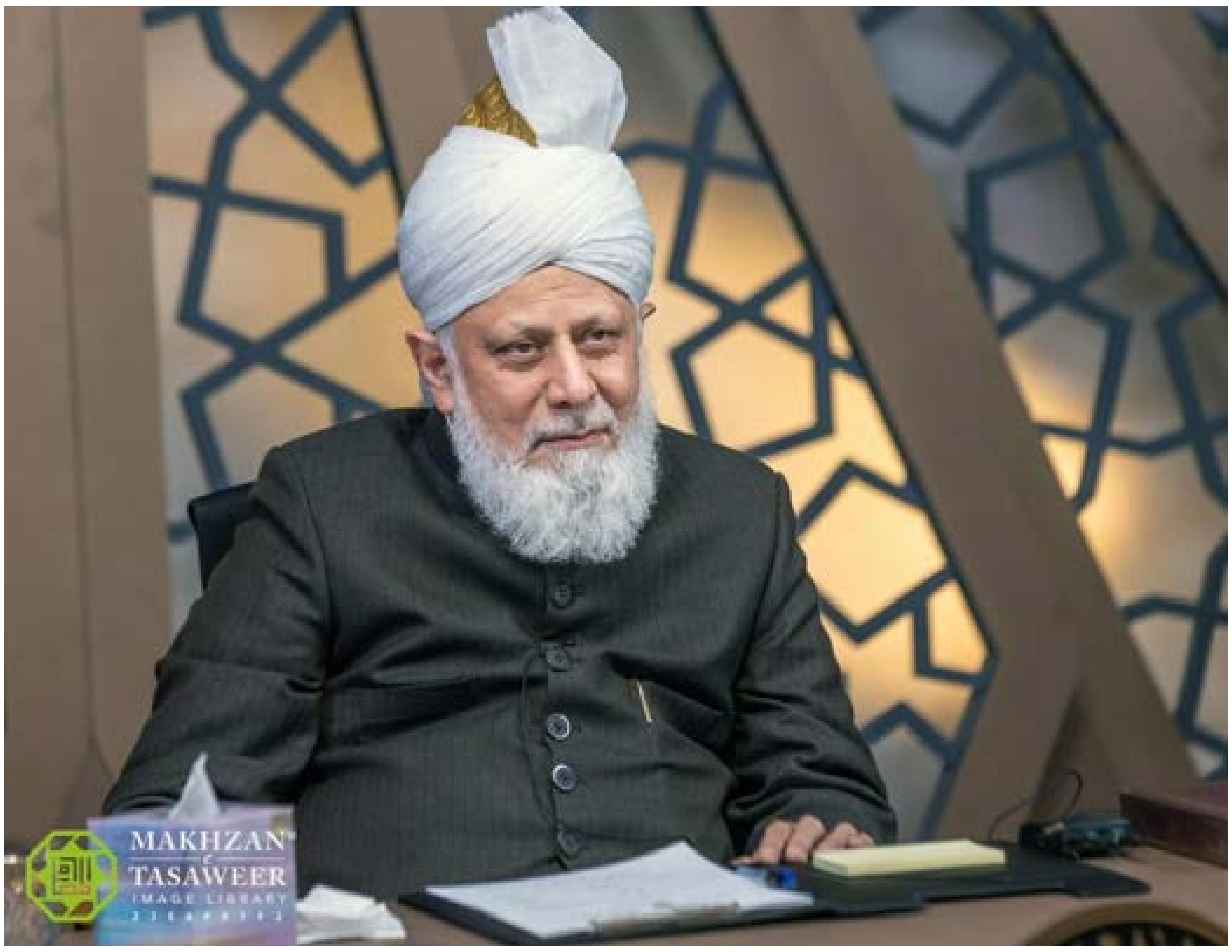

کہ ہم انسانیت کی خدمت پسماندہ افراد کو قانونی مدد دے کر کریں۔ اس سے خاص طور پر کینیڈا کے قدیمی نسل کے باشندے لوگ استفادہ کریں گے۔ وہ کس طرح استفادہ کریں گے؟ پیارے حضور 2017ء - 2018ء میں کینیڈا کی کل آبادی میں سے صرف چار فیصد کینیڈا کے قدیمی نسل کے باشندے لوگ تھے جبکہ 28 فیصد قیدی انہیں مقامی قوم کے افراد تھے۔ ان میں بے روزگاری کی شرح بھی پورے کینیڈا میں سب سے بڑی ہے۔ اسی طرح ان کی تعلیم بھی کم ہے اور انہیں بہت discrimination کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وکلاء ایسوسی ایشن یہ تجویز کرتی ہے کہ انہیں criminal اور civil law کے معاملات میں قانونی مدد فراہم کی جائے۔ وکلاء ایسوسی ایشن (ان شاء اللہ) ایسے دوسری تنظیموں کے ساتھ کام کرے گی۔ جو پہلے سے منظور شدہ ہیں اور قانونی مدد فراہم کر رہی ہیں۔ اسی طرح ہم یہ بھی تجویز کرتے ہیں کہ ایسے دوسرے پروگرامز کی مالی امداد کی جائے جو عدالتی طور پر منظور شدہ ہیں اور ان لوگوں کی مدد کرتے ہیں جو قید کاٹ کر جیل سے نکل چکے ہوں تا کہ وہ اپنی اصلاح کر سکیں، اپنی کمیونٹی کا حصہ بن سکیں اور دوبارہ کسی جرم میں ملوث نہ ہوں۔

نمائندہ گھانا: السلام علیکم۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: وعلیکم السلام

نمائندہ گھانا: گھانا میں موجود جیلوں میں کل 9500 قیدیوں کی جگہ ہے لیکن اس وقت وہاں 14000 افراد قید ہیں۔ یہ ایک حقیقی Humanitarian crises ہے۔ حکومت اور عدلیہ نے اکٹھے ہو کر جیلوں میں موبائل عدالتیں بنائی ہیں تا کہ ان میں بھیڑ کو کم کیا جا سکے اور اس پروگرام کا نام ہے انصاف سب کے لیے۔ جماعت کے وکلاء کی ایسوسی ایشن نے اپنی خدمت اس پروگرام کے لیے پیش کی ہیں اور ہم بطور وکلاء جیل میں رہنے والے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں کیونکہ ان میں سے زیادہ تر لوگ قانونی خدمات حاصل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ گھانا کے آئین کے آرٹیکل 14/4 میں لکھا ہے کہ تمام قیدیوں کو ایک معقول وقت کے اندر اندر ان کا کیس عدالت میں پیش ہونا چاہیے۔ تو ان پروگرام کے ساتھ ان قیدیوں کو آزادی ملے گی اور جیلوں میں بھیڑ کم ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: اس آئین کے آرٹیکل کی پیروی نہیں ہوتی۔

نمائندہ گھانا: جی نہیں ہوتی اور یہ ان قیدیوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: انسانی حقوق کاغذ پر ہیں۔ لیکن ان پر عمل نہیں کیا جا رہا۔

نمائندہ گھانا: ان حقوق کو ادا نہیں کیا جا رہا اور اس لئے ہم مدد کرنا چاہتے ہیں تا کہ ہم آئین کے مطابق ان کی مدد کر سکیں۔

نمائندہ جرمنی: چونکہ ہمارے بہت سے احمدی قانون پڑھ رہے ہیں تو اس لئے ہمارا پہلا goal یہ ہے کہ ان کو NGO کے کاموں میں لگایا جائے۔ ان سے تمام لوگوں کو فائدہ ہو گا۔ جن کو بنیادی انسانی حقوق نہیں مل رہے۔ خاص طور پر وہ جو کہ جرمنی کے باہر رہنے والے ہیں اور جرمنی میں ایسے رہنے والے جو کہ اسلام کے خلاف نفرت کی وجہ سے جن کو تکلیف دی جاتی ہے۔

میٹنگ کے اختتام پر کچھ وکلاء کو حضور انور سے بذریعہ سوالات رہنمائی حاصل کرنے کی توفیق ملی۔

سوال: حضور ہمیں اس حوالے سے رہنمائی چاہیے کہ ہم کس طرح احمدی وکلاء ایسوسی ایشن کے ذریعہ احمدی وکلاء کو انسانی حقوق کو قائم کرنے کیلئے اپنی خدمات پیش کرنے کیلئے متوجہ کر سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’یہ کام تو میں نے آپ کو دیا ہے۔ آپ کو دیکھنا پڑے گا کہ کس طرح شاملین کی تعداد کو بڑھانا ہے۔ آپ اپنے لوگوں کو، اپنے کلچر کو جانتے ہیں، اپنے لوگوں کی ذہنیت کو جانتے ہیں۔ تو میں نے Jonathan صاحب کو کچھ رہنمائی دی ہے آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں۔ لیکن رپورٹ تو آپ کو پیش کرنی چاہئے، یعنی آپ بتائیں کہ کس طرح آپ یہ کریں گے۔ اگر وہ حقیقی احمدی ہیں اور وہ احمدیت کی حقیقت کو جانتے ہیں اور انسانیت کی خدمت کی اہمیت کو جانتے ہیں اور جماعت کی خدمت کو جانتے ہیں تو ان کو تو اپنے آپ کو خود پیش کرنا چاہیے کہ وہ ایسوسی ایشن میں شامل ہوں۔‘‘

سوال: افریقہ سے آنے والے ایک سائل نے عرض کیا: ہمیں بطور احمدی مسلمان سیاست میں اور انصاف کی بالادستی کے لئے کام کرنے کو کہا گیا ہے۔ لیکن ہمارے ممالک میں جو لوگ بھی ان پیشوں میں ہوتے ہیں وہ کرپٹ ہوتے ہیں اور جو لوگ ان میں شامل ہوتے ہیں وہ بھی کرپٹ ہو جاتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایک احمدی کس طرح ان میں شامل ہو اور اپنے اخلاق کو بھی قائم رکھے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’صرف یہ دو شعبے کرپٹ نہیں ہیں بلکہ پوری دنیا کرپٹ ہے۔ پوری سوسائٹی کرپٹ ہے۔ میں آپ کو بتاتا آ رہا ہوں کہ کس طرح احمدیوں کو ان کی تربیت کرنی چاہیے۔ ایک احمدی کا کیا کام ہے۔ آپ ان کو بتائیں کہ سچائی اور انصاف ہی اصل بات ہے۔ ان دو باتوں کا صحیح رنگ میں قیام ہر ایک کے لئے ضروری ہے، بشمول سیاست دان، وکلاء اور ہر ایک آدمی جس کے پاس کوئی بھی ذمہ داری ہے۔ تو ہمارا کام لوگوں کو نصیحت کرتے چلے جانا ہے۔ پھر یہ بھی کہ اپنا نمونہ دکھائیں۔ جب اپنا نمونہ دکھائیں گے۔ تو لوگوں کو پتہ چلے گا کہ ہماری سوسائیٹی میں ایسے بھی لوگ ہیں جو کہ سچے ہیں اور جو کوشش کرتے ہیں کہ انصاف کا قیام ہو۔‘‘

سوال: جب میں خطبات میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے بارے میں روایات سنتا ہوں جو کہ حضور اپنے خطابات میں بیان فرما رہے ہیں۔ میں سوچتا ہوں کہ ہم کس طرح حضور کے سلطان نصیر بن سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ’’اگر آپ ان خطابات کو صحیح رنگ میں سنیں گے تو آپ کو وہیں جواب بھی مل جائے گا کہ کس طرح آپ خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے سلطانِ نصیر بن سکتے ہیں اور اس کے علاوہ میں Jonathan صاحب کو کچھ ہدایت وقتاً فوقتاً دیتا رہتا ہوں۔ آپ ان سے یہ لے سکتے ہیں۔‘‘

ایڈیٹر کے نام خطوط

- **مکرمہ امۃ الباری ناصر۔ امریکہ سے لکھتی ہیں:**

حضرت اقدسؑ کا برمحل اقتباس مضمون کو رفعت عطا کر دیتا ہے۔ جیسے شاعر اچھی غزل سنا کے مشاعرہ لُوٹ لیتے ہیں۔ آپ کسی خیال پر گرہ لگا کر محفل لُوٹ لیتے ہیں۔ بارک اللہ۔

- **مکرمہ نصرت قدسیہ۔ فرانس سے لکھتی ہیں:**

ماشاءاللہ! مورخہ 27 اکتوبر 2022ء کو شائع ہونے والا اداریہ بہت ہی منفرد اور روحانی وٹامن سے بھرپور تھا۔

- **مکرمہ صادقہ مرزا۔ آٹوا کینیڈا سے لکھتی ہیں:**

بہت احسن طریق سے یہ مضمون لکھا اور سمجھایا گیا۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

- **مکرمہ امۃ الشافی رومی۔ قادیان سے لکھتی ہیں:**

بہت عمدہ مضمون ہے ماشاءاللہ۔ پہلے ہماری شاعرہ مکرمہ منصورہ فضل من نے اتنا عمدہ کلام لکھ کر کمال کیا ہے پھر آپ نے اس کی وضاحت کر کے اس مصرعے کو مزید چار چاند لگا دئے ہیں ماشاءاللہ۔ مضمون سے متعلقہ تصویر کا چناؤ بھی مضمون کی اہمیت اور حسن کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ

نعمتیں چن دی گئیں ہیں اس کے ہر قرطاس پر
میوہ ہائے دین کا الفضل، دسترخوان ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کو ہمیشہ جاری رکھے اور ہمیں ان سے بھرپور استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان نعمتوں کو چننے والوں کو بھی بہترین جزا عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

- **مکرمہ سعدیہ طارق لکھتی ہیں:**

ذاتی مصروفیات کے باعث کافی کام جمع تھے اس لئے الفضل بہت ہی آرام سے پڑھے جا رہے ہیں۔ آج ان شاء اللہ ختم کروں گی۔ ابھی تو ’’میوہ ہائے دین کے دسترخوان کا لطف اٹھا رہی ہوں‘‘ میں الفضل کو ارشاد باری تعالیٰ سے شروع کر کے چھوٹی سی بات تک ختم کرتی ہوں اس لئے وقت درکار ہوتا ہے۔ اللہ آپ کو ڈھیروں ڈھیروں جزائے خیر عطا فرمائے ہمیں بھی پڑھنے لکھنے والوں میں شامل کر لیا۔

رپورٹ: نصیر احمد شاہد۔مشنری انچارج فرانس

فرانس میں اسلام احمدیت کی تبلیغ

خدا تعالیٰ نے ستمبر کے مہینہ میں جو مواقع اسلام احمدیت کی تبلیغ کے عطا فرمائے۔ ان کی روئیداد دعا کی درخواست کے ساتھ قارئین الفضل آن لائن کی خدمت میں پیش ہیں۔

مبلغ اسلام احمدیت ناٹو میموریل فیڈریشن کا مہمان

2012ء میں قائم ہونے والی NATO ناٹو میموریل فیڈریشن کی طرف سے فرانس کے شمالی شہر FRETHUN میں دنیا میں ناٹو کے تحت قیام امن کیلئے فوجیوں کی قربانیوں کی یاد میں سالانہ تقریبات منعقد کرتی ہے۔اس میموریل کے بانی صدر Mr.Willy Breton ہیں جو خود ناٹو کے تحت فرانسیسی فوجی کے طور پر کچھ عرصہ افغانستان میں گزار چکے ہیں۔ امسال 10/ ستمبر کو دسویں سالانہ تقریبات منعقد کی گئیں۔ ان تقریبات میں ناٹو ممالک کی افواج اور ان کے سفارخانوں کی نمائندگی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ریٹائرڈ فوجی، علاقہ کے میئرز اور منتخب عوامی نمائندگان بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں کی طرح فیڈریشن کے صدر نے بڑے اصرار سے ان تقریبات میں دعائیہ تقریب کیلئے اسلام کی نمائندگی کیلئے خاکسار کو مدعو کیا۔ بلکہ اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کے ایک وفد کے ساتھ شامل ہوں۔ ان کی خواہش کے احترام میں خاکسار کے ساتھ مکرم ڈاکٹر طلحہ رشید صاحب نیشنل سیکریٹری امور خارجیہ، مکرم بلال ملک صاحب صدر ایم ٹی اے فرانس، ایم ٹی اے کیلئے ریکارڈنگ کیلئے عزیزم طلال احمد اور شمالی علاقہ میں قائم جماعت کا ایک گروپ بھی شامل ہوا۔

تقریبات کا آغاز میموریل کی یادگار کی جگہ مذہبی نمائندگان کی طرف سے دعائیہ پروگرام سے ہوتا ہے۔ پھر ناٹو ممالک کی افواج اور سفارخانوں کے نمائندگان کی تقاریر ہوتی ہیں۔ دعاؤں کے ذکر سے پہلے خاکسار نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب: ’’عالمی بحران اور امن کی راہ‘‘ سے مختلف عناوین کے تحت منتخب اقتباسات پیش کئے۔ اپنی گزارشات میں امن کی اہمیت، بد امنی، جنگ و تصادم اور فساد کی وجوہات، قیام امن کیلئے ضروری عملی اقدامات اور امن کی خاطر آنحضور ﷺ کے عملی نمونہ کا قرآن و حدیث کے حوالوں سے ذکر کیا۔ آخر پر دعا کیلئے سورت الفاتحہ اور معوذتین کا ترجمہ پیش کیا۔ بعد میں کئی فوجیوں اور سویلین نے خاکسار کی تقریر کو سراہا۔

ان تقریبات کا دوسرا حصہ ایک ہال میں کیا جاتا ہے۔ جہاں سیاسی نمائندگان کی تقاریر اور ماحضر کے ساتھ ساتھ تمام شرکاء باہمی گفتگو کرتے ہیں۔ اس ہال میں ہم جماعتی کتابوں کا سٹال لگاتے ہیں اور ہمیں بھی مختلف مہمانوں سے ملنے اور ان سے گفتگو کا موقع ملتا ہے۔ ہر سال نئے رابطے ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ مسلمہ اور اسلام احمدیت کی پر امن تعلیم پیش کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔فوجی اور سویلین ہمارے سٹال پر آتے اور کتب دیکھتے اور پسند کی کتاب طلب کرتے ہیں۔سب سے زیادہ لوگ حضور انور کی کتاب میں دلچسپی لیتے ہیں۔

عظیم یہودی معبد میں امن کا پیغام

21/ ستمبر یوم امن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ پیرس کے عظیم یہودی معبد Grande Synagogue de Nazareth میں یوم امن کے حوالہ سے ایک تقریب منعقد کی گئی۔ خاکسار کو بھی اس میں شمولیت کی دعوت ملی۔ کسی یہودی معبد میں کسی تقریب میں پہلی مرتبہ شامل ہونے کا موقعہ ملا اور حیرت ہوئی کہ خواتین کے بیٹھنے کیلئے مردوں سے الگ جگہ مخصوص کی ہوئی ہے اور کوئی خاتون مردوں میں نہیں بیٹھتی۔ بہرحال خاکسار حسب عادت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب’’ عالمی بحران اور امن کی راہ‘‘ کا ایک بڑا ڈبہ اپنی ٹرالی میں رکھ کر ٹرین اور میٹرو بدلتا ہوا پہنچ گیا۔سکیورٹی چیک کرنے والے نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ میں نے کہا امن سے متعلق کتابیں۔ اس کے بعد ٹرالی سمیت اندر چلا گیا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ہال کے صدر دروازہ کے سامنے دو میز سجائے ہوئے تھے۔ وہاں کھڑے منتظمین کو عرض کیا کہ میں یہ کتابیں شرکاء کیلئے رکھنا چاہتا ہوں۔ ان کی اجازت کے بعد 38 کاپیاں میز پر رکھ دیں۔ کتابوں کے اندر اپنے رابطہ کا سٹریکر چسپاں کیا ہوا تھا اور ایک ایک پمفلٹ بعنوان’’ایک تیسری عالمی جنگ نہیں چاہئے‘‘ بھی رکھ دیا۔ فرانس کے عظیم ربائی سے علیك سلیك ہوئی۔ اس سے پہلے ہی کچھ تعارف تھا۔

وزارت داخلہ میں مذہبی امور کے منتظم سے بھی ملاقات ہوئی۔

خاکسار پروگرام کے اختتام پر جلد باہر آ گیا۔ تا کہ جنگ سے متعلق جو پمفلٹس ساتھ لے گیا تھا وہ لوگوں میں تقسیم کرسکوں۔ سو کے قریب لوگوں نے پمفلٹ لئے۔ بعض شرکاء کے ہاتھ میں حضور انور کی کتاب بھی دیکھی۔ واپس ٹرالی لینے گیا تو معلوم ہوا کہ کوئی کتاب نہیں بچی۔ خاکسار جب باہر لوگوں کو پمفلٹ دے رہا تھا تو کئی لوگوں سے بات بھی ہوئی۔ اگلے دن ایک پروفیسر خاتون کا فون آیا حضور کا نام لے کر اس نے کہا کہ وہ اس کتاب کو پڑھ رہی ہے۔ اپنا فون نمبر اور ای میل بھی دیا اور کہا کہ جب بھی کوئی کانفرنس ہو تو ضرور مدعو کرنا۔

HWPL کی سالانہ تقریب میں شرکت

24/ ستمبر کو اس تنظیم کی اٹھارویں سالانہ تقریب منعقد کی گئی۔ فرانس میں اس تنظیم کی طرف سے کئی سال سے ماہانہ بین المذاہبی کانفرنس (کووڈ کی وجہ سے آن لائن بذریعہ ذوم) منعقد کی جاتی ہے اور ہمیشہ خاکسار کو اسلام کی نمائندگی کیلئے مدعو کیا جاتا ہے۔ ہر ماہ نیا موضوع دیا جاتا ہے۔ یوں خاکسار کو اسلام کے مختلف پہلوؤں کو شرکاء کے سامنے بیان کرنے اور ان کے سوالات کے جواب دینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔مزید برآں خاکسار کے رابطوں میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ مذکورہ بالا تقریب میں خاکسار کے ساتھ نیشنل سیکریٹری امور خارجیہ اور ایک نو مبائع شریک ہوئے۔ اس تقریب کی بدولت کئی پرانے رابطے مضبوط اور متعدد نئے رابطے ہوئے۔ اس پروگرام کیلئے ہم لوگوں نے حضور انور کی کتاب’’عالمی بحران اور امن کی راہ‘‘ اور اس میں’’ ایک تیسری عالمی جنگ نہیں چاہئے‘‘ والا پمفلٹ رکھ کر ایک سٹال لگایا۔ یوں 30 سے زائد افراد تک گفتگو کر کے اور کتاب پیش کر کے اسلام احمدیت کا پیغام پہچانے کی توفیق ملی۔

ان تینوں مذکورہ بالا پروگراموں میں 90 سے زائد افراد تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پر امن پیغام پہچانے کی توفیق ملی۔ قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یورپ میں بسنے والوں کو اسلام کی حقیقت سمجھنے، اس سے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے اور اس پر امن دین کو قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 26/ اکتوبر 2022ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ غائب اور ایک نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم حنیف الرحمان سنوری صاحب ابن مکرم حکیم حفیظ الرحمان سنوری صاحب (لندن)

21/ اکتوبر 2022ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ مرحوم 1962ء میں یوکے آئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد محترم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب کے ساتھ شعبہ ضیافت میں خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے ہر وقت تیار رہتے۔ مرحوم انتہائی نیک، دین دار، تہجد گزار، نماز روزہ کے پابند، لوگوں کے ساتھ انتہائی پیار اور محبت سے ملنے والے، خوش گفتار اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے بزرگ تھے۔ نہایت خوش الحانی کے ساتھ بلند آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور ایک بیٹی اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب (سابق مینجر نصرت آرٹ پریس ربوہ) اور مکرم ولی الرحمٰن سنوری صاحب (سابق کارکن وکالت دیوان ربوہ۔ حال کینیڈا) کے بھائی اور مکرم شجر احمد فاروقی صاحب (یوکے) کے خالہ زاد اور تایا زاد بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم پی اے سلیم صاحب (معلم سلسلہ۔ کوڈونگاٹور۔ انڈیا)

29/ ستمبر 2022ء کو 61 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ کو مباہلہ کے چیلنج کا اشتہار پڑھ کر جماعت کی طرف دلچسپی پیدا ہوئی اور جماعت کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے بلا تاخیر احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مباہلہ کیرالہ کے نتیجہ میں بیعت کرنے والے جن تین خوش نصیبوں کا ذکر اپنے خطبہ جمعہ 27 نومبر 1989ء میں فرمایا تھا ان میں آپ بھی شامل تھے۔ بیعت کے شروع کے چند سال آپ صوبائی امیر صاحب کے ساتھ خدمت بجالاتے رہے۔ 1993ء میں فیملی سمیت قادیان آ کر جامعۃ المبشرین میں داخل ہو گئے جہاں سے معلم کورس کرنے کے بعد آپ کی پہلی تقرری 1995ء میں صوبہ آندھرا پردیش کے علاقے جنگہ پالم میں ہوئی۔ وہاں آپ کو سخت مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ مرحوم نے صوبہ آندھرا پردیش میں 15 سال اور پھر ریٹائرمنٹ تک صوبہ کیرالہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ ان کا کل عرصہ خدمت 27 سال بنتا ہے۔ آپ نے متعدد بیعتیں کروانے کی بھی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے، بہت دعا گو، متوکل علی اللہ، صابر وشاکر، ملنسار، مہمان نواز، ایک نیک اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم محمد صالح صاحب مربی سلسلہ آجکل کوڈونگاٹور کیرالہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2- مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد المجید ناصر صاحب (ربوہ)

6/ ستمبر 2022ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحومہ دعا گو، نمازوں کی پابند، چندوں میں باقاعدہ تھیں۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبد القیوم ناصر صاحب (مربی سلسلہ) دفتر وقف جدید ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے چار پوتے بھی مربی سلسلہ ہیں جو مختلف جگہوں پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

3- مکرم محمد رفیق اکمل صاحب ابن مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب (شیخوپورہ)

26/ اکتوبر 2021ء کو 63 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم نے ساری عمر مختلف عہدوں پر کام کیا جن میں معتمد ضلع، قائد ضلع اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ وفات سے قبل صدر حلقہ بیت النور اور جنرل سیکرٹری ضلع شیخوپورہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بڑے مخلص اور محنتی خادم سلسلہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

4- مکرم محمد عارف چغتائی صاحب ابن مکرم حکیم محمد عیسیٰ چغتائی صاحب (لاہور)

3/ مارچ 2022ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ مرحوم تقریباً پانچ سال حلقہ رحمان پورہ لاہور میں بطور نائب امین خدمت سرانجام دیتے رہے۔ خلافت سے انتہائی عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کو بھی خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، مہمان نواز، ہمدرد اور اپنے خاندان کی اعلیٰ روایات پر قائم ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

5- عزیزم مبارز احمد ابن مکرم ناصر احمد صاحب (نارووال شہر)

6/ ستمبر 2022ء کو سیالکوٹ سے لاہور جانے والی ٹرین کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ عینی شاہدین کے مطابق پھاٹک کراس کرتے ہوئے ان کا پاؤں ٹرین کی پٹری میں پھنس گیا اور ٹرین کی زد میں آنے کی وجہ سے موقع پر ہی وفات پا گئے۔ مرحوم کے دادا ماسٹر اختر حسین صاحب مرحوم نے لمبا عرصہ امیر حلقہ ظفروال اور صدر جماعت مالوکے کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے والد سرکاری سکول میں ٹیچر ہیں۔ مرحوم FSC کے طالب علم تھے۔ سلجھے ہوئے، کم گو اور ہونہار نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی اور دو بہنیں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل آن لائن تمام مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 27/ اکتوبر 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ غائب اور ایک نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم چوہدری ناصر احمد کاہلوں صاحب (لندن)

21 /اکتوبر 2022ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت حضرت چوہدری غلام احمد کاہلوں صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی۔ جو کہ مکرم چوہدری انور احمد کاہلوں صاحب (سابق امیر جماعت انگلستان) کے دادا تھے۔ مرحوم کو جرمنی میں 22 سال تک بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق ملی۔ گزشتہ 14 سال سے یوکے میں مقیم تھے اور یہاں مقامی سطح پر سیکرٹری مال اور سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کا موقعہ ملا۔ بڑے دیندار، نماز و روزہ کے پابند، بہت نیک اور فدائی احمدی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور بہت سے نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ مرحوم مکرم چوہدری مبشر احمد کاہلوں صاحب اور مکرم چوہدری داؤد احمد کاہلوں صاحب (سابق صدر انصار اللہ جرمنی) کے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرمہ سیدہ پروین ناہید داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد داؤد صاحب (کینیڈا)

19/اکتوبر 2022ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم سید محی الدین صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں جو کہ رانچی (انڈیا) کے ایک مشہور وکیل تھے اور جماعت کے کئی کیسز میں بطور وکیل پیش ہوتے رہے۔ انہوں نے مشہور کشمیر کیس میں شیخ عبد اللہ کی طرف سے نمائندگی بھی کی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، بے شمار خوبیوں کی مالک ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ قبولیت دعا پر بے حد یقین تھا۔ آپ کو حج اور عمرہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحومہ نے ناتھ ناظم آباد کراچی اور سکاربرو کینیڈا میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ شعبہ رشتہ ناطہ کینیڈا میں بھی رضا کارانہ خدمت بجالاتی رہیں اور بے شمار بچے، بچیوں کے رشتے کروانے کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب (چیئر مین ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا) کی والدہ تھیں۔

2- عزیزم اذلان احمد ابن مکرم خالد احمد صاحب (ہالینڈ)

عزیز جھیل میں ڈوبنے کی وجہ سے دو ماہ تک زیر علاج رہنے کے بعد 5/ اکتوبر 2022ء کو 11 سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ بہت پیارا بچہ تھا اور بطور طفل جماعتی اور تنظیمی پروگراموں میں ہمیشہ شامل ہوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل آن لائن تمام مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 29/ اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ غائب اور ایک نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ الرحمٰن قمر صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب (Peckham۔ یوکے)

26/اکتوبر 2022ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے والد مکرم میر ولی صاحب مبلغ سلسلہ اور سسر مکرم رحیم بخش صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ آپ 2006ء میں یوکے شفٹ ہوئیں اور 2011ء تک جماعت پیکھم کے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ 2011ء کے بعد خرابی صحت کے باعث یہ خدمت جاری نہ رکھ سکیں۔ اس سے قبل جرمنی میں بھی لمبا عرصہ بچوں بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، سادہ فطرت، خوش مزاج، ہنس مکھ اور نیک خاتون تھیں۔ تلاوت قرآن کریم میں بہت باقاعدہ تھیں اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ اس کی تلقین کرتی تھیں۔ خلافت احمدیہ سے اخلاص ووفا کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 3 بیٹے اور 3 بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم مسعود احمد مجاہد صاحب (ڈیلس۔ امریکہ)

12/ ستمبر 2022ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کی والدہ برکت بی بی صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت اللہ بخش صاحب رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ مرحوم نے فرقان فورس میں خدمت کی توفیق پائی۔ ایئر فورس کی ملازمت کے دوران لمبا عرصہ مختلف عہدوں پر خدمت بجالاتے رہے۔ کراچی کے حلقہ النور کے ابتدائی ممبران میں سے تھے اور اس حلقہ کی پہلی مجلس عاملہ میں بطور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، بہت فعال، مستعد، وفادار، متوکل علی اللہ اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔

2- مکرمہ مسز مراد سیال صاحبہ اہلیہ مکرم مہر محمد مراد سرگانہ صاحب (ملٹن کینز۔ یوکے)

28/ جولائی 2022ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ مکرم مہر عاشق محمد مراد سرگانہ صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کے دادا حضرت مہر محمد اعظم صاحب رضی اللہ عنہ ایک کشف دیکھنے کے بعد قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحومہ 51 سال کی عمر میں یوکے آئیں اور ملٹن کینز جماعت کی ابتدائی ممبرات میں سے تھیں۔ آپ کے خاوند کی چونکہ وفات ہوگئی تھی اس لئے آپ نے خود ہی اپنے بچوں کی پرورش کی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، مالی قربانی کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ادارہ الفضل آن لائن تمام مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتا ہے۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store GET IT ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

محمد کولمبس خان۔ مہدی آباد جرمنی

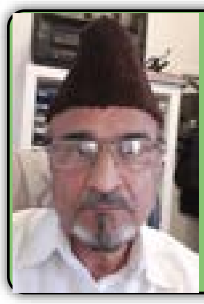

بیت البصیر مہدی آباد میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

مؤرخہ 16/ اکتوبر 2022 بروز اتوار جماعت احمدیہ مہدی آباد جرمنی کا جلسہ سیرۃ النبی ﷺ زیر صدارت مکرم سلیم احمد صاحب طور صدر جماعت مہدی آباد منعقد ہوا۔ ہرسال جلسہ یوم مسیح موعود، جلسہ پیشگوئی مصلح موعود کی طرح یہ جلسہ بھی باقاعدگی سے منعقد کیا جاتا ہے۔ مسجد بیت البصیر (جس کا چار سال قبل سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے افتتاح فرمایا تھا) میں اس کا آغاز ساڑھے بارہ بجے تلاوت سے ہوا جو مکرم طیّب صدیق صاحب نے مع اردو ترجمہ پیش کی جس کے بعد اس کا جرمن ترجمہ مکرم سجیل نواز نے پیش کیا اور سفیان احمد صاحب نے نظم پڑھی۔

جماعت احمدیہ کیل کے مربی مکرم حبیب احمد صاحب گھمن نے جرمن زبان میں اسوہ حسنہ ﷺ پر عمل کرنے اور اسلامی آداب کے اختیار کرنے کے فوائد بیان کرتے ہوئے تلقین کی کہ ہمیں روزمرہ کی زندگی میں دینی احکامات پر عمل کو ترجیح دینی چاہئے۔ بعدہٗ مکرم منیر احمد صاحب باجوہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ مقامی مربی سلسلہ مکرم مشہود احمد صاحب ظفر نے اردو میں تقریر کی جس کا رواں جرمن ترجمہ مکرم راشد احمد صاحب نے کیا۔ ناصرات نے نعت ”عليك الصلوٰة عليك السلام“ لجنہ اِماء اللہ کی طرف سے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ صدر صاحب نے بعدہٗ مقررین اور حاضرین کا شکریہ اور بعض اعلانات کئے۔ اس جلسہ کا اختتام دعا سے ہوا جو مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ کیل نے کروائی۔ دعا کے بعد نمازِ ظہر وعصر ادا کی گئی پھر حاضرین کی طعام سے تواضع کی گئی جس کا اہتمام مکرم غلام مصطفیٰ ودود صاحب نے کیا تھا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ایک سبق آموز بات

یہ میرا باغ ہے میں نے یہ باغ لگایا ہے

ایک دفعہ ایک معزز احمدی قادیان تشریف لائے وہ بوجہ عدیم الفرصتی کے ایک گھنٹہ کے لئے حضرت اقدسؑ کی ملاقات کو آئے تھے۔ صاحبِ حیثیت تھے اور بالکل مختصر ملاقات کو آئے تھے پھر واپس چلے جانا تھا۔حضرت میر محمد اسحاق صاحب ایسے لوگوں کی تاک میں رہا کرتے تھے تاکہ ان کو بھی ثواب میں شامل کرلیں جانتے تھے کہ صاحب حیثیت ہیں تو طریقہ بہت اچھا ڈھونڈا انہوں نے فوراً بھائی احمد دین ڈنگوی کی دکان سے ان کے لئے لسی اور ناشتہ کا انتظام کیا ان کو ساتھ لے کر دارالشیوخ میں تشریف لائے جب لسّی اور ناشتہ پیش کیا تو ویسے بھی اس وقت آنے والے کی عزت افزائی ہونی چاہیے تھی۔مہمان کی خدمت ہونی چاہیے تھی تو ذاتی طور پر جب ان کو لسّی کا ناشتہ وغیرہ ملا تو بہت خوش ہوئے تو کہا آؤ! آپ کو دارالشیوخ دکھادوں دارالشیوخ میں تشریف لائے اور فرمایا کہ جماعت کے یتیم اور مسکین ہیں اور ایک بہت پیاری بات کہی:

”یہ میرا باغ ہے میں نے یہ باغ لگایا ہے۔“

دیکھو! خدا تعالیٰ نے اس باغ کو ساری دنیا میں پھیلا دیا۔ اس کثرت سے یہ باغ ملک ملک لگ رہے ہیں کہ میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس زمانے میں نیکی اور خلوص اور تقویٰ نے جو بنیادیں ڈالی تھیں انہیں پر یہ عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں وہ بیج جو بوئے گئے تھے وہ اس وقت باغ کہلانے کے ابھی حقیقت میں مستحق نہیں تھے کیونکہ تھوڑے سے چند پودے تھے اب تو وہ عالمی باغ بن گئے ہیں تمام جہاں پر ان کا عرصہ محیط ہو چکا ہے فرمایا اللہ کی خاطر ہے آپ بھی اس کی آبیاری میں حصہ لیں وہ احمدی دوست چندمنٹ میں آپ کی باتوں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ پانچ صد روپے کی رقم ان یتامیٰ کی اعانت کے لئے پیش کر دی۔

یہ پانچ صد روپے کی جو رقم ہے بظاہر دیکھنے میں اس وقت کے لحاظ سے اگرچہ بڑی تھی مگر پھر بھی کچھ نہیں اب واقعہ یہ ہے کہ میں بعض ایسے یتامیٰ کو جو دارالشیوخ میں پلے تھے ذاتی طور پر جانتا ہوں جنہوں نے زندگی بھر ایک کروڑ روپے دوسرے یتامیٰ اور ضرورت مندوں کے لئے خرچ کئے ہوں گے تو براہ راست وہ پودے جو وہاں لگے تھے ان کا فیض بھی پھیلا ہے ان کی جڑیں بھی پھیلی ہیں ان کی شاخیں بھی پھیلی ہیں اور بڑے وسیع علاقوں میں محیط ہیں۔

(الفضل 4/ مئی 1999ء)

مرسلہ: امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

فقہی کارنر

استخارہ کی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

آج کل اکثر مسلمانوں نے استخارہ کی سنت کو ترک کر دیا ہے حالانکہ آنحضرت ﷺ پیش آمدہ امر میں استخارہ فرمالیا کرتے تھے۔ سلف صالحین کا بھی یہی طریقہ تھا۔ چونکہ دہریت کی ہوا پھیلی ہوئی ہے اس لئے لوگ اپنے علم وفضل پر نازاں ہوکر کوئی کام شروع کر لیتے ہیں اور پھر نہاں در نہاں اسباب سے جن کا انہیں علم نہیں ہوتا نقصان اُٹھاتے ہیں۔ اصل میں یہ استخارہ ان بد رسومات کے عوض میں رائج کیا گیا تھا جو مشرک لوگ کسی کام کی ابتدا سے پہلے کیا کرتے تھے لیکن اب مسلمان اُسے بھول گئے حالانکہ استخارہ سے ایک عقل سلیم عطا ہوتی ہے۔جس کے مطابق کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔بعض لوگ کوئی کام خود ہی اپنی رائے سے شروع کر بیٹھتے ہیں اور پھر درمیان میں آکر ہم سے صلاح پوچھتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں جس علم وعقل سے پہلے شروع کیا تھا اسی سے نبھائیں۔ اخیر میں مشورے کی کیا ضرورت؟

(بدر 13/ جون 1907ء صفحہ 3)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

15/نومبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	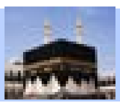	05:12	17:39
مدینہ منورہ	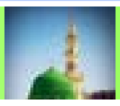	05:16	17:35
قادیان	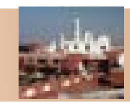	05:32	17:29
ربوہ	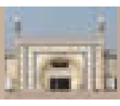	05:12	17:09
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:50	16:15